http://www.pakguess.com

اسلامیات لازمی، نہم

معروضی سوالات

1	لفظ قرآن کا معنی ہے:							
A	کثرت سے پڑھی جانے والی کتاب	B	صبح کے وقت پڑھی جانے والی کتاب	C	محفوظ کتاب	D	آخری کتاب	
2	تمام مسلمانوں کو ایک قراءت اور لہجے پر متفق کرنے والی شخصیت ہیں:							
A	حضرت عمر فاروقؓ	B	حضرت عثمان غنیؓ	C	حضرت علیؓ	D	حضرت زید بن ثابتؓ	
3	کس جنگ میں قرآن مجید کے حفاظ کرام کثیر تعداد میں شہید ہوئے؟							
A	جنگِ یمامہ	B	جنگِ یرموک	C	جنگِ قادسیہ	D	جنگِ جمل	
4	حکومتی سرپرستی میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے قرآن مجید کی جمع وتدوین کے لیے سربراہ مقرر کیے گئے:							
A	حضرت زید بن ثابتؓ	B	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ	C	حضرت اُسامہ بن زیدؓ	D	حضرت عبداللہ بن عمرؓ	
5	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جمع کیا جانے والا قرآن مجید کا نسخہ کن کے پاس موجود تھا؟							
A	حضرت عائشہ صدیقہؓ	B	حضرت حفصہؓ	C	حضرت اُمِ سلمہؓ	D	حضرت اُمِ حبیبہؓ	
6	کوئی ایسا کام جو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے سامنے کیا گیا ہو اور آپ نے خاموشی اختیار کی ہو، کہلاتا ہے:							
A	صفت	B	قول	C	تقریر	D	عمل	
7	قرآن مجید کی توضیح و تشریح کا پہلا عملی ماخذ ہے:							
A	حدیث نبوی	B	عملِ اہل بیت	C	عملِ صحابہ کرام	D	عملِ تابعین	
8	حدیث مبارک کے مطابق رزق میں وسعت ہوتی ہے:							
A	سیر وسیاحت سے	B	صلہ رحمی سے	C	تجارت سے	D	علم حاصل کرنے سے	
9	غلط مشورہ دینے کو قرار دیا گیا ہے:							
A	خیانت	B	گناہ	C	جھوٹ	D	خود غرضی	
10	گناہِ کبیرہ میں سے ہے:							
A	بخل	B	والدین کی نافرمانی	C	فضول خرچی	D	اونچا بولنا	
11	توحید کا لغوی معنی ہے:							
A	ایک ماننا	B	اطاعت کرنا	C	صفات ماننا	D	برابری کرنا	
12	اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ماننا کہلاتا ہے:							
A	توحیدِ ربوبیت	B	توحیدِ اُلوہیت	C	توحید اسما	D	توحید صفات	
13	قرآن مجید کی کون سی سورت میں عقیدہ توحید بیان کیا گیا ہے؟							
A	الکوثر	B	الاخلاص	C	الفلق	D	النّاس	
14	شرک کا لغوی معنی ہے:							

http://www.pakguess.com

A	حصہ دار بنانا	B	ایک ماننا	C	مالک سمجھنا	D	بھلائی کرنا
15	لَم یَلِد وَلَم یُولَد میں نفی کی گئی ہے:						
A	ذات میں شرک کی	B	صفات میں شرک کی	C	اُلوہیت میں شرک کی	D	اسما میں شرک کی
16	رسالت کا لغوی معنیٰ ہے:						
A	پیغام پہنچانا	B	پیروی کرنا	C	مشہور کرنا	D	سیدھا راستہ دکھانا
17	توحید کے بعد اہم ترین عقیدہ ہے:						
A	رسالت	B	تقدیر	C	آخرت	D	ایمان بالملائکہ
18	جس پیغمبر پر دین کی تکمیل ہوئی، وہ ہیں:						
A	حضرت نوحؑ	B	حضرت موسیٰؑ	C	حضرت عیسیٰؑ	D	حضرت محمد ﷺ
19	تمام انبیاء کرام علیہم السّلام میں امتیازات کے اعتبار سے فائق اور افضل ہستی ہیں:						
A	حضرت موسیٰؑ	B	حضرت عیسیٰؑ	C	حضرت ابراہیمؑ	D	حضرت محمد ﷺ
20	رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی وہ خصوصیت جو صرف آپ ہی کی انفرادیت ہے:						
A	صاحبِ کتاب	B	معصومیت	C	آخری نبی ہونا	D	واجب الاطاعت
21	مَلَکٌ کا معنیٰ ہے:						
A	فرشتہ	B	انسان	C	جن	D	بادشاہ
22	اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں نے سجدہ کیا:						
A	حضرت آدمؑ کو	B	حضرت نوحؑ کو	C	حضرت موسیٰؑ کو	D	حضرت عیسیٰؑ کو
23	فرشتوں کے ہر وقت انسانی اعمال کو لکھنے سے انسان کے اندر جذبہ پیدا ہوتا ہے:						
A	احساس ذمہ داری کا	B	صبر و تحمل کا	C	عفوودر گزر کا	D	استقامت کا
24	تمام آسمانی کتابوں کے احکام منسوخ کرنے والی کتاب ہے:						
A	قرآنِ مجید	B	تورات	C	زبور	D	انجیل
25	آخرت سے مراد ہے:						
A	موت کے بعد کی زندگی	B	ختم ہونے والی زندگی	C	دنیاوی زندگی	D	لمبی زندگی
26	نماز کو قرار دیا گیا ہے:						
A	جنّت کی کنجی	B	جنّت کا دروازہ	C	جنّت کا حُسن	D	جنّت کا ستون
27	پانچ نمازیں گناہوں کا ایسے خاتمہ کرتی ہیں جیسے پانی:						
A	میل کا	B	زنگ کا	C	لوہے کا	D	لکڑی کا
28	باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے سے افضل ہے:						
A	تئیس درجے	B	پچیس درجے	C	ستائیس درجے	D	انتیس درجے
29	عشا اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کا ثواب ہے:						
A	ایک مکمل رات کی عبادت کے برابر	B	آدھی رات کی عبادت کے برابر	C	ایک تہائی رات کی عبادت کے برابر	D	ستائیس نمازوں کے ثواب کے برابر
30	باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے:						
A	صلہ رحمی کی	B	سخاوت کی	C	نظم و ضبط کی	D	کفایت شعاری کی
31	قرآن مجید کے مطابق روزے کا سب سے اہم مقصد ہے:						
A	تقویٰ کا حصول	B	دوسروں سے ہمدردی	C	صدقات و خیرات کی کثرت	D	غربا و مساکین کی امداد

http://www.pakguess.com

32	وہ روزہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں:							
A	جس میں جھوٹ اور فحش گوئی شامل ہو	B	جس میں سحری نہ کی جائے	C	جس میں صدقہ وخیرات نہ کیا جائے	D	جس میں پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا جائے	
33	رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کے اندر جذبات پیدا ہوتے ہیں:							
A	ہمدردی کے	B	رواداری کے	C	عفوودرگزر کے	D	کفایت شعاری کے	
34	مقررہ وقت پر سحر وافطار کرنے سے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے:							
A	صبر و تحمل کی	B	استقامت کی	C	نظم وضبط کی	D	صلہ رحمی کی	
35	رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کو دوسروں کے بارے میں احساس ہوتا ہے:							
A	بھوک پیاس کا	B	مالی پریشانی کا	C	جسمانی مشقت کا	D	عزتِ نفس کا	
36	فتحِ مکّہ کے اسباب میں سے ہے:							
A	مدینہ منورہ کی چراگاہ پر حملہ	B	بدر کے مقتولین کا انتقام	C	بنو خزاعہ پر حملہ	D	قریش کے معاشی مفادات کا تحفظ	
37	فتحِ مکّہ کے موقع پر دارالامن قرار دیا گیا:							
A	حضرت ابوسفیانؓ کا گھر	B	حضرت عباسؓ کا گھر	C	حضرت خالد بن ولیدؓ کا گھر	D	حضرت عثمان بن طلحہؓ کا گھر	
38	نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی اونٹنی کا نام ہے:							
A	قصوا	B	براق	C	ناقہ	D	ذوالفقار	
39	فتحِ مکّہ کے موقعے پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی طرف سے کفار کے لیے عام معافی کا اعلان علامت ہے:							
A	صبر و تحمل کی	B	عفوودرگزر کی	C	سخاوت کی	D	ایثار وقربانی کی	
40	فتحِ مکّہ کے موقعے پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خانہ کعبہ کی چابی سپرد کی:							
A	حضرت طلحہ بن زبیرؓ کے	B	حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کے	C	حضرت عثمان بن عفانؓ کے	D	حضرت عثمان بن طلحہؓ کے	
41	وادیِ حنین کا مکہ مکرمہ سے فاصلہ ہے:							
A	بیس کلومیٹر	B	تیس کلومیٹر	C	چالیس کلومیٹر	D	پچاس کلومیٹر	
42	وادی حنین میں آباد تھے:							
A	بنو نظیر و بنو قینقاع	B	بنو قریظہ و بنو سلیم	C	بنو اوس وخزرج	D	بنو ہوازن و بنو ثقیف	
43	غزوہ حنین میں بکھرنے والوں کو آواز دے کر اکٹھا کرنے والے تھے:							
A	حضرت خالد بن ولیدؓ	B	حضرت عباس بن عبد المطلبؓ	C	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ	D	حضرت زید بن حارثہؓ	
44	غزوہ حنین کے دوران نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کفارِ مکہ پر پھینکی:							
A	مٹھی بھر خاک	B	زنجیر	C	تلوار	D	زرہ	
45	غزوہ حنین سے ہمیں سبق ملتا ہے:							
A	توکّل کا	B	عفوودرگزر کا	C	کفایت شعاری کا	D	رواداری کا	
46	عام الوفود سے مراد ہے:							
A	وفود کا سال	B	وفود کا دن	C	وفود کی صدی	D	وفود کا مہینہ	
47	بنی تمیم کے سامنے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بطورِ خطیب کس شخصیت کو پیش کیا؟							
A	حضرت ثابت بن قیسؓ	B	حضرت حسان بن ثابتؓ	C	حضرت خالد بن ولیدؓ	D	حضرت زید بن ثابتؓ	
48	نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے وفود کو ٹھہرایا جاتا تھا:							
A	مسجدِ نبوی میں	B	مسجد قُبا میں	C	حضرت ایوب انصاریؓ کے گھر	D	سرائے میں	
49	وفد بنی تمیم کی قیادت کر رہا تھا:							

http://www.pakguess.com

A	اقرع بن حابس	B	مالک بن فہر	C	عبداللہ بن ابی	D	اشج	
50	وفد عبدالقیس کے سردار اشج میں دو نمایاں خوبیاں تھیں:							
A	علم اور وقار	B	رواداری اور بردباری	C	صبر و تحمل	D	انکسار و تواضع	
51	نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی تاریخ پیدائش ہے:							
A	18اپریل 571ء	B	22اپریل 571ء	C	24اپریل 571ء	D	26اپریل 571ء	
52	داداجان حضرت عبدالمطلب کے انتقال کے وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی عمر مبارک تھی:							
A	چھ سال	B	آٹھ سال	C	دس سال	D	بارہ سال	
53	نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بچپن میں عرب میں قحط پڑا تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا کیا؟							
A	امداد کے طور پر غلہ دیا	B	اللہ تعالیٰ سے ان کے حق میں دعا کی	C	دعا کے دوران میں آسمان کی طرف اُنگلی اُٹھائی	D	زم زم کے کنویں پر گئے	
54	جس معاہدے کو حضورِ اکرم خاتم النبیین ﷺ نے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب قرار دیا:							
A	میثاقِ مدینہ	B	صلح حدیبیہ	C	حلف الفضول	D	مواخات مدینہ	
55	حضورِ اکرم خاتم النبیین ﷺ کی رضاعی بہن کا اسم گرامی ہے:							
A	حضرت شیماؓ	B	حضرت حلیمہ سعدیہؓ	C	حضرت ثویبہؓ	D	حضرت اُم ایمنؓ	
56	رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے عبادت میں میانہ روی کا حکم دیا:							
A	حضرت عبداللہ بن عمروؓ کو	B	حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو	C	حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو	D	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو	
57	جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاؤں مبارک میں عبادت کے دوران میں ورم آگئے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:							
A	کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں	B	کیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کروں	C	کیا میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کروں	D	کیا میں عبادت کا حق ادا نہ کروں	
58	نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے نماز کو قرار دیا:							
A	آنکھوں کی ٹھنڈک	B	آنکھوں کی روشنی	C	آنکھوں کی چمک	D	دل کی روشنی	
59	نبی کریم خاتم النبیین ﷺ غارِ حرا تشریف لے جاتے تھے:							
A	فرشتے سے ملاقات کے لیے	B	تبلیغ کے لیے	C	فضیلت کے لیے	D	یک سوئی کے لیے	
60	حدیثِ مبارکہ کے مطابق نبی کریم خاتم النبیین ﷺ رات کے کس حصے میں سوتے تھے؟							
A	ابتدائی حصے میں	B	آدھی رات کو	C	آخری حصے میں	D	فجر کے بعد	
61	سخاوت سے مراد ہے:							
A	کھلے دل سے خرچ کرنا	B	فضول خرچی کرنا	C	منع کرنا	D	روک لینا	
62	علمی سخاوت سے مراد ہے:							
A	کسی کو علمی بات سمجھانا	B	کسی پر مال خرچ کرنا	C	کسی کو وقت دینا	D	تیمارداری کرنا	
63	یتیموں کی پرورش کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے کام سرانجام دینا کہلاتا ہے:							
A	صبر و تحمل	B	سخاوت و ایثار	C	عفوودرگزر	D	رواداری	
64	انصاری میزبان نے مہمان کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟							
A	خود بھوکے رہے اور اسے کھانا کھلایا	B	بچوں کے ساتھ اسے کھانا کھلایا	C	اسے مال و دولت عطا کیا	D	اسے کھجوریں عطا کیں	
65	غزوہ تبوک کے موقعے پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارگاہ نبوی خاتم النبیین ﷺ میں پیش کیا:							
A	گھر کا سارا سامان	B	1100اونٹ	C	گھر کا آدھا مال	D	1000دینار	
66	شکر کا لغوی معنی ہے:							
A	احسان ماننا	B	خرچ کرنا	C	تلاش کرنا	D	طلب کرنا	

http://www.pakguess.com

http://www.pakguess.com

67	قناعت سے مراد ہے کہ انسان کو جو رزق ملے:						
A	اس پر راضی رہے	B	اس کو کم سمجھے	C	اس میں کثرت سے خرچ کرے	D	ان میں کنجوسی کرے
68	اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے کہنا چاہیے:						
A	اَللّٰہُ اَکبَر	B	سُبحَانَ اللّٰہِ	C	لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	D	اَلحَمدُ لِلّٰہِ
69	کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والے کا اجر برابر ہے:						
A	روزے دار کے	B	مجاہد کے	C	مسافر کے	D	سخی کے
70	بھلائی کرنے والے شخص کو جواب میں کہنا چاہیے:						
A	اَلحَمدُ لِلّٰہِ	B	جَزَاکَ اللّٰہُ خَیرًا	C	یرحمک اللہ	D	اَللّٰہُ اَکبَر
71	امانت و دیانت کا تعلق ہے:						
A	مالی معاملات سے	B	ملازمت سے	C	تجارت سے	D	زندگی کے ہر شعبے سے
72	ہجرتِ مدینہ کے وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس امانتیں موجود تھیں:						
A	کفارِ مکہ کی	B	اہلِ مدینہ کی	C	یہود کی	D	اہلِ طائف کی
73	نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حکم سے کفارِ مکہ کو امانتیں واپس لوٹائیں:						
A	حضرت علیؓ نے	B	حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے	C	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے	D	حضرت عثمانؓ نے
74	کسی کے راز کی حفاظت کرنا کہلاتا ہے:						
A	امانت داری	B	صلہ رحمی	C	کفایت شعاری	D	عفو و درگزر
75	حدیثِ مبارکہ کے مطابق مجلس میں کی گئی بات ہے:						
A	امانت	B	فیصلہ کن بات	C	آخری بات	D	نہ بھولنے والی بات
76	تکبر سے مراد ہے:						
A	خود کو دوسروں سے افضل سمجھنا	B	کثرت سے مال خرچ کرنا	C	تنہائی کو اختیار کرنا	D	دوسروں سے نفرت کرنا
77	ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا:						
A	تکبر کی وجہ سے	B	مال و دولت کی وجہ سے	C	کثرتِ علم کی وجہ سے	D	فرشتوں کا سردار ہونے کی وجہ سے
78	زمین پر اکڑ کر چلنا ایک صورت ہے:						
A	تکبر کی	B	عاجزی کی	C	صلہ رحمی کی	D	رواداری کی
79	حدیثِ مبارکہ کے مطابق کون سا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا؟						
A	رائی کے دانے کے برابر تکبر کرنے والا	B	گندم کے دانے کے برابر تکبر کرنے والا	C	جو کے دانے کے برابر تکبر کرنے والا	D	چنے کے دانے کے برابر تکبر کرنے والا
80	متکبر شخص محروم ہو جاتا ہے:						
A	محنت سے	B	مال سے	C	نوکری سے	D	اطمینان قلب سے
81	ابلیس نے کس سے حسد کیا؟						
A	حضرت ابراہیمؑ	B	حضرت آدمؑ	C	حضرت نوحؑ	D	حضرت اسماعیلؑ
82	حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح:						
A	آگ لکڑی کو	B	غصہ عقل کو	C	روشنی اندھیرے کو	D	بدی نیکی کو
83	کائنات میں سب سے پہلے قتل کی وجہ ہے:						
A	حسد	B	فضول خرچی	C	کنجوسی	D	غیبت
84	یہودِ مدینہ کس وجہ سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لانے سے محروم رہے؟						

http://www.pakguess.com

http://www.pakguess.com

A	حسد	B	مال و دولت	C	غرور	D	کنجوسی
85	حدیث مبارک کے مطابق جن دو لوگوں سے حسد کرنا جائز ہے:						
A	قاضی اور بادشاہ	B	قاری اور سخی	C	تاجر اور ملازم	D	عالم اور شاعر
86	یمین کا معنی ہے:						
A	قسم	B	مشورہ	C	معاونت	D	ارادہ
87	کس قسم پر کفارہ ہے؟						
A	یمینِ منعقدہ	B	یمینِ غموس	C	یمینِ لغو	D	یمینِ فضول
88	پختہ ارادے سے کھائی جانے والی قسم کے کفارے کی ایک صورت ہے:						
A	پانچ مسکینوں کو کھانا کھلانا	B	چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا	C	آٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا	D	دس مسکینوں کو کھانا کھلانا
89	قسم توڑنے پر روزے لازم ہیں:						
A	دو	B	تین	C	چار	D	پانچ
90	کس قسم سے منع کیا گیا ہے؟						
A	آباؤ اجداد کی	B	اللہ تعالیٰ کی	C	اللہ کی صفات کی	D	اللہ کے اسما کی
91	گواہی کے لیے قرآن مجید میں استعمال ہونے والا لفظ ہے:						
A	شہادت	B	یمین	C	منکر	D	امر
92	گواہی دینے والا شخص کہلاتا ہے:						
A	گواہ	B	سفارشی	C	وکیل	D	مظلوم
93	کسی بھی معاملے پر گواہی دینے کے لیے مردوں کی تعداد ہونی چاہیے:						
A	دو	B	تین	C	چار	D	پانچ
94	آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کرنا کہلاتا ہے:						
A	عینی شہادت	B	سمعی شہادت	C	حسی شہادت	D	شھادۃ علی الشھادۃ
95	جب صرف ایک گواہ موجود ہو تو گواہی ہے:						
A	فرض	B	واجب	C	مستحب	D	مباح
96	حقوق العباد سے مراد ہے:						
A	بندوں کے حقوق	B	اللہ تعالیٰ کے حقوق	C	ریاست کے حقوق	D	دوستوں کے حقوق
97	قرآن مجید کے مطابق پڑوسیوں کی اقسام ہیں:						
A	دو	B	تین	C	چار	D	پانچ
98	جس شخص کا ہمسایہ بھوکا ہو اور وہ خود پیٹ بھر کر کھائے، اس میں نہیں ہے:						
A	ایمان	B	عمل	C	علم	D	خوف
99	حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کن کے حقوق کی بار بار تاکید فرمائی؟						
A	ہمسایہ	B	معذور	C	مسافر	D	اساتذہ
100	قرآن مجید میں رشتہ داروں کے حقوق کے ساتھ تذکرہ ہے:						
A	پڑوسیوں کے حقوق کا	B	غلاموں کے حقوق کا	C	معذوروں کے حقوق کا	D	اساتذہ کے حقوق کا
101	زین العابدین کا معنی ہے:						
A	عبادت گزاروں کی زینت	B	کثرت سے سجدہ کرنے والے	C	کثرت سے خرچ کرنے والے	D	صلح کرنے والے
102	واقعہ کربلا کے وقت حضرت سیدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی عمر تھی:						

A	اکیس سال	B	تئیس سال	C	پچیس سال	D	ستائیس سال
103	حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا:						
A	رات کے وقت	B	وضو کرتے وقت	C	خطبہ دیتے وقت	D	صدقہ ادا کرتے وقت
104	حضرت سیدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق صدقہ:						
A	اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے	B	رزق میں اضافہ کرتا ہے	C	تنگی دور کرتا ہے	D	غریبوں کا حق ہے
105	حضرت امام زین العابدین سپرد خاک ہوئے:						
A	دمشق میں	B	بصرہ میں	C	کوفہ میں	D	مدینہ منورہ میں
106	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل نام تھا:						
A	عبداللہ بن قیس	B	زید بن ثابت	C	انس بن مالک	D	مالک بن نویرہ
107	نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عامل مقرر کیا:						
A	یمن کا	B	بصرہ کا	C	کوفہ کا	D	مصر کا
108	عہد رسالت میں کتنے لوگوں کو فتویٰ دینے کی اجازت تھی؟						
A	دو	B	چار	C	چھ	D	آٹھ
109	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کا سب سے نمایاں وصف تھا:						
A	عمدہ لہجے میں تلاوتِ قرآن مجید	B	توکل	C	سادگی	D	صبر و تحمل
110	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:						
A	تین سو بیس	B	تین سو چالیس	C	تین سو ساٹھ	D	تین سو اسی
111	حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما کی کنیت ہے:						
A	ابو عبدالرحمٰن	B	ابو عبداللہ	C	ابو بکر	D	ابو زید
112	حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما کی سیرت کا نمایاں پہلو تھا:						
A	زہد و تقویٰ	B	سادگی	C	صبر و تحمل	D	شکر و قناعت
113	حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر کیا ارشاد فرمایا؟						
A	آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب	B	آسمان کا ستارہ	C	اہل دنیا کا محبوب ترین شخص	D	جنت کے نوجوانوں کے سردار
114	صحیفہ صادقہ مرتب کرنے والی شخصیت ہیں:						
A	حضرت عبداللہ بن عمرؓ	B	حضرت عبداللہ بن عمروؓ	C	حضرت عبداللہ بن زبیرؓ	D	حضرت عبداللہ بن عباسؓ
115	حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما کی زندگی میں ہمارے لیے سب سے اہم سبق ہے:						
A	صبر و تحمل کا	B	عفو و درگزر کا	C	علم و فن سے محبت کا	D	سادگی کا
116	حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے:						
A	ابو امیہ	B	ابو بکر	C	ابو سلمہ	D	ابو عبدالرحمٰن
117	حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا:						
A	غزوہ احد کے بعد	B	غزوہ خیبر کے بعد	C	غزوہ تبوک کے بعد	D	غزوہ حنین کے بعد
118	نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے شاہ حبشہ نجاشی کے دربار میں سفیر بنا کر بھیجا:						
A	حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو	B	حضرت معاذ بن جبلؓ کو	C	حضرت عمرو بن امیہؓ کو	D	حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کو
119	حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:						
A	بیس	B	چالیس	C	ساٹھ	D	اسی

http://www.pakguess.com

120	حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ وفات ہے:						
A	اٹھاون ہجری	**B**	ساٹھ ہجری	C	باسٹھ ہجری	D	چونسٹھ ہجری
121	حضرت شفا کے والد کا نام ہے:						
A	عبد اللہ	B	عبد الرحمن	C	عبد الشمس	D	عبد المطلب
122	حضرت شفا سے مروی احادیث کی تعداد ہے:						
A	دس	**B**	بارہ	C	چودہ	D	سولہ
123	حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ہونٹ مبارک سے مس شدہ کون سا ٹکڑا محفوظ کیا؟						
A	روٹی کا ٹکڑا	B	پنیر کا ٹکڑا	**C**	مشک کا ٹکڑا	D	کدو کا ٹکڑا
124	حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام ہے:						
A	حضرت ام سلیمؓ	B	حضرت شفاؓ	C	حضرت ام عطیہؓ	D	حضرت زینبؓ
125	حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ہے:						
A	گنج شکر	B	فرید الدین	C	گنج بخش	**D**	سلطان الاولیا
126	حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کی جائے پیدائش ہے:						
A	بدایون	B	دہلی	C	بخارا	D	سمرقند
127	حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کو خصوصی دسترس حاصل تھی:						
A	علوم القرآن پر	B	علم الانساب پر	C	علم النجوم پر	D	علم الاصوات پر
128	حضرت ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے:						
A	رسالہ قشیریہ	B	کشف المحجوب	C	پند نامہ	D	راحت القلوب
129	حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے:						
A	تذکرۃ الاولیا	B	احیاء العلوم	C	کشف المحجوب	D	مثنوی معنوی
130	علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کس ملک کے سلطان کے وزیر مقرر ہوئے؟						
A	تیونس	B	مراکش	**C**	مصر	D	نائجیریا
131	علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت کی سب سے بڑی وجہ ہے:						
A	فلسفہ	B	فقہ	C	علم الانساب	D	شاعری
132	ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق تصنیف ہے:						
A	مقدمہ ابن خلدون	B	الاتقان فی علوم القرآن	C	سیر اعلام النبلاء	D	تفسیر جلالین
133	امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کا سن وفات ہے:						
A	۵۹۰ ہجری	B	۵۹۲ ہجری	C	۵۹۴ ہجری	D	۵۹۶ ہجری
134	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد ہے:						
A	دو سو سے زائد	B	تین سو سے زائد	**C**	پانچ سو سے زائد	D	سات سو سے زائد
135	فَاِذَا عَزَمْتَ میں جس عمدہ صفت کا ذکر ہے:						
A	سچائی و دیانت داری	**B**	خود اعتمادی و خود انحصاری	C	صبر و تحمل	D	باہمی ہمدردی
136	اللہ تعالیٰ نے خود اعتمادی و خود انحصاری کے ساتھ تلقین کی:						
A	صبر و تحمل کی	B	عجز و انکسار کی	C	باہمی تعاون کی	**D**	اللہ تعالیٰ پر بھروسے کی
137	انسان کو خود اعتمادی و خود انحصاری کی وجہ سے پیدا ہونے والے تکبر سے بچاتا ہے:						
A	توکل	B	صبر	C	سچ	**D**	تحمل

138	انسان اپنے معاملات احسن طریقے سے انجام دے سکتا ہے:						
A	مال و دولت سے	B	تعلقات کی بدولت	C	انصاف کی وجہ سے	D	خود اعتمادی کے سبب
139	کسی بھی قوم کی اجتماعی عزت و آبرو کا سبب بنتی ہے:						
A	تجارت	B	غربت	C	سیر و سیاحت	D	خود اعتمادی
140	اسلام نے انسانی جسم کو صحت مند و توانا رکھنے کے لیے ترغیب دی ہے:						
A	جسمانی ریاضت کی	B	مال خرچ کرنے کی	C	معاف کرنے کی	D	صلہ رحمی کی
141	کون سا مومن بہتر قرار دیا گیا ہے؟						
A	مال دار	B	طاقت ور	C	کمزور	D	مفلس
142	جسمانی ریاضت سے مضبوط ہوتے ہیں:						
A	ہاتھ	B	پاوں	C	پٹھے	D	ٹخنے
143	حدیث مبارک میں دو چیزوں کو بڑی نعمت قرار دیا گیا ہے:						
A	صحت و فراغت	B	مال اور دولت	C	کھیل اور فراغت	D	ورزش اور مصروفیت
144	حبشی صحابہ کون سے کھیلوں میں زیادہ دلچسپی لیتے تھے؟						
A	نیزہ بازی و گھڑ سواری	B	رسہ کشی	C	کبڈی	D	سیر و سیاحت

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: قرآن مجید کا مختصر تعارف قلم بند کریں۔

جواب: لفظ قرآن ”قِرَاءَۃٌ“ سے ہے جس کے معنیٰ پڑھنے کے ہیں، چوں کہ قرآنِ مجید ایسی واحد کتاب ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے، اس لیے اسے قرآن کہا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، جو اس نے اپنے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل فرمائی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقرّب فرشتے حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَامُ کے ذریعے سے نازل ہوا۔ قرآنِ مجید کو اللہ تعالیٰ نے تقریباً تیئس (23) سال کے عرصے میں آہستہ آہستہ حالات و واقعات اور ضرورت کے مطابق نازل فرمایا۔ یہ کتاب قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے رشد و ہدایت اور راہ نمائی کا ذریعہ ہے۔ یہ قرآنِ مجید کا معجزہ ہے کہ اسے پڑھنے والا اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا بلکہ اسے ہر لمحہ نئی لذت اور سرور حاصل ہوتا ہے۔

سوال2: قرآن مجید ایک عالم گیر کتاب ہے وضاحت کریں۔

جواب: قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی آخری اور عالم گیر کتاب ہے، جس طرح نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ کی رسالت تمام جہانوں کے لیے ہے، اسی طرح آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی کتاب بھی تمام بنی نوعِ انسان کے لیے رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ قرآنِ مجید کسی خاص قوم یا وقت کے لیے نہیں بلکہ قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے راہ نمائی کا ذریعہ ہے۔

سوال3: قرآن مجید کے قیامت تک کے لیے محفوظ ہونے کی وجہ بیان کریں۔

جواب: قرآن مجید دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جو آج تک اسی طرح محفوظ ہے جس طرح نازل ہوئی تھی۔ قرآنِ مجید قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ہدایت اور راہ نمائی کا ذریعہ ہے، چناں چہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ I (سُوْرَةُ الْحِجر:9)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اِس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

سوال4: قرآن مجید کا اعجاز تحریر کریں۔

http://www.pakguess.com

جواب: قرآنِ مجید کی حقانیت کی یہ دلیل ہے کہ اس کا ایک ایک حرف چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود بھی محفوظ ہے۔ قرآنِ مجید کے الفاظ کی طرح اس میں بیان کی گئی معلومات بھی قرآنِ مجید کے اعجاز کی دلیل ہیں۔ قرآن مجید دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جو آج تک اسی طرح محفوظ ہے۔

سوال 5: **عہدِ رسالت میں تدوینِ قرآن مجید کی وضاحت کریں۔**

جواب: **عہدِ رسالت میں تدوینِ قرآن مجید**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیّبہ میں ہی اکثر صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کو قرآن مجید زبانی یاد تھا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ قرآنِ مجید کے نزول کے فوراً بعد قرآنی آیات کو لکھوانے کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیّبہ ہی میں مکمل قرآنِ مجید لکھا جا چکا تھا۔ عہدِ رسالت ہی میں قرآنِ مجید عموماً پتھر کی ان سلوں، چمڑے، کھجور کی چھال اور اونٹ کے شانے کی ایسی ہڈیوں پر لکھا جاتا تھا جو خاص اسی مقصد کے لیے تیار کی جاتی تھیں۔ یوں قرآنِ مجید عہدِ نبوی ہی میں مکمل حفظ ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف جگہوں پر لکھا ہوا موجود تھا۔

سوال 6: **حدیث سے کیا مراد ہے؟**

جواب: حدیث کے لفظی معنٰی بات اور گفت گو کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں وہ قول اور عمل جس کی نسبت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف ہو، حدیث کہلاتا ہے، یعنی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اقوال، افعال اور تقریر (یعنی کوئی ایسا کام جو آپ کی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ موجودگی میں کیا گیا اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی ہو) کا مجموعہ حدیثِ نبوی کہلاتا ہے۔

سوال 7: **حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عمدہ اخلاق والا کسے قرار دیا ہے؟**

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَکۡمَلُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِیۡمَانًا اَحۡسَنُھُمۡ خُلُقًا، وَخِیَارُھُمۡ لِنِسَائِھِمۡ۔ (مسند احمد: 9153)

ترجمہ: مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اپنے اخلاق میں بہترین ہے، اور ان میں سب سے بہتر وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے لیے بہتر ہیں۔

سوال 8: **حدیث کی اہمیت سے متعلق قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔**

جواب: حدیث نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اہمیت و فضیلت کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید ارشاد فرماتے ہیں۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَلَا تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَکُمۡ ﴿۳۳﴾ (سُوۡرَۃ محمد: 33)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

سوال 9: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غلط فتویٰ دینے کی کس طرح مذمت فرمائی؟**

جواب: نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غلط فتویٰ دینے کے متعلق ارشاد فرمایا:

مَنۡ اُفۡتِیَ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ کَانَ اِثۡمُہٗ عَلٰی مَنۡ اَفۡتَاہُ، وَمَنۡ اَشَارَ عَلٰی اَخِیۡہِ بِاَمۡرٍ یَعۡلَمُ اَنَّ الرُّشۡدَ فِیۡ غَیۡرِہٖ فَقَدۡ خَانَہٗ (سنن ابی داود: 3657)

ترجمہ: جس شخص کو کسی نے علم کے بغیر فتویٰ دیا تو عمل کرنے والے کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا اور جس نے اپنے بھائی کو کوئی ایسا مشورہ دیا جب کہ اسے علم تھا کہ بھلائی اس کے علاوہ ہے تو اس نے اس سے خیانت کی۔

سوال 10: **رزقِ حلال سے متعلق حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟**

جواب: نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے رزقِ حلال کے متعلق فرمایا:

اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَجۡمِلُوۡا فِی الطَّلَبِ، فَاِنَّ نَفۡسًا لَنۡ تَمُوۡتَ حَتّٰی تَسۡتَوۡفِیَ رِزۡقَھَا وَاِنۡ اَبۡطَاَ عَنۡھَا، فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَجۡمِلُوۡا فِی الطَّلَبِ، خُذُوۡا مَا حَلَّ، وَدَعُوۡا مَا حَرُمَ (سنن ابنِ ماجہ: 2144)

ترجمہ: اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے (اعتدال کے ساتھ) روزی طلب کرو، کیوں کہ کوئی انسان اپنا رزق پورا کیے بغیر نہیں مرے گا اگرچہ اس (رزق کے حصول) میں دیر ہو جائے، چناں چہ اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے روزی طلب کرو، جو حلال ہے، وہ لے لو اور جو حرام ہے، وہ چھوڑ دو۔

سوال 11: **نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غلاموں کے متعلق کیا تاکید فرمائی؟**

جواب: نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غلاموں کے حقوق کے متعلق ارشاد فرمایا:

اِنَّ اِخۡوَانَکُمۡ خَوَلُکُمۡ جَعَلَھُمُ اللّٰہُ تَحۡتَ اَیۡدِیۡکُمۡ، فَمَنۡ کَانَ اَخُوۡہُ تَحۡتَ یَدِہٖ، فَلۡیُطۡعِمۡہُ مِمَّا یَاۡکُلُ، وَلۡیُلۡبِسۡہُ مِمَّا یَلۡبَسُ، وَلَا تُکَلِّفُوۡھُمۡ مَا یَغۡلِبُھُمۡ، فَاِنۡ کَلَّفۡتُمُوۡھُمۡ مَا یَغۡلِبُھُمۡ فَاَعِیۡنُوۡھُمۡ (صحیح بخاری: 2545)

ترجمہ: تمھارے غلام تمھارے بھائی ہیں، انھیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے ماتحت رکھا ہے، چناں چہ جس شخص کا بھائی اس کے ماتحت ہو، اسے چاہیے کہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور اسے وہی لباس پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے اور ان سے وہ کام نہ لو جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو اور اگر ایسے کام کی انھیں زحمت دو تو خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ۔

سوال 12: **آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کن گناہوں کو کبیرہ گناہ قرار دیا؟**

http://www.pakguess.com

جواب: حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فِی الْکَبَائِرِ، قَالَ: "اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَقَوْلُ الزُّورِ" (صحیح مسلم: 88)

ترجمہ: رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کبیرہ گناہوں کے بارے میں فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹ بولنا۔

سوال 13: عقیدہ توحید کے معنی اور مفہوم بیان کریں۔

جواب: توحید کے لغوی معنی ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اس کی زات وصفات اور صاف وکمالات میں یکتا اور بے مثل ماننا اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا توحید کہلاتا ہے۔ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اسی کے حکم کے مطابق چل رہی ہے۔ کائنات میں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام کمالات کا مالک ہے۔ وہ اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ اپنی ذات وصفات اور افعال میں وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ہے۔

سوال 14: عقیدہ توحید کی اہمیت واضح کریں۔

جواب: قرآن مجید میں عقیدہ توحید پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ایک سورت کا نام الاخلاص اور التوحید ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ سورت درج ذیل ہے:

قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ (سُوْرَۃُ الْاِخلاص 1 تا 4)

ترجمہ: (اے نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) آپ فرما دیجیے وہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ نہ کسی کا باپ ہے۔ اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔

عقیدہ توحید کو تمام امور دین پر اہمیت اور اوّلیت حاصل ہے۔ عقیدہ توحید کے بغیر کوئی عبادت اور قبول نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اہم ترین حق اس کی وحدانیت پر ایمان رکھنا ہے۔ جو شخص عقیدہ توحید اختیار کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ سے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں گے۔

سوال 15: عقیدہ توحید کی تین اقسام کے نام لکھیں۔

جواب: عقیدہ توحید کی درج ذیل تین اقسام ہیں:

توحید ربوبیت

توحید الوہیت

توحید اسماء وصفات

سوال 16: توحید ربوبیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: توحید ربوبیت یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق ومالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ط ہَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِکُمْ مِّنْ شَیْءٍ ط سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ (سُوْرَۃُ الرُّوم: 40)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمھیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے۔ پھر وہی تمھیں زندہ فرمائے گا، کیا تمھارے شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے؟ جو ان میں سے بھی کوئی کام کر سکتا ہو، وہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے، جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

سوال 17: توحید الوہیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: توحید الوٰہیت سے مراد ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا قطعاً جائز نہیں اور پھر پوری زندگی اس کی احکام کے تحت گزارنا توحید الوہیت ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا (سُوْرَۃُ الکھف: 110)

ترجمہ: تو جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

سوال 18: توحید اسماء وصفات کی مختصر وضاحت کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کو اس کے اسماء اور صفات میں یکتا اور تنہا ماننا توحید اسماء وصفات ہے، یعنی اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے واحد، اکیلا اور یکتا ہے، اسی طرح وہ اپنے اسماء وصفات اور افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے۔

سوال 19: شرک کا معنی ومفہوم بیان کریں۔

جواب: جو شخص عقیدہ توحید پر ایمان نہیں رکھتا، وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ عقیدہ توحید کا انکار شرک ہے۔ شرک کا لفظی معنی حصہ دار اور ساجھی ٹھہرانا ہے۔ شرک کی اصطلاح میں ربوبیت، الوہیت اور اس کے اسماء وصفات میں کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک اور حصہ دار بنانا شرک کہلاتا ہے۔

سوال 20: شرک کی اقسام کے نام لکھیں۔

جواب: شرک کی درج ذیل تین اقسام ہیں:

ذات میں شرک

الوہیت میں شرک

صفات میں شرک

سوال 21: ذات میں شرک سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد سمجھنا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھنا، یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی اور کہ ماننا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی بیٹی یا بیٹا ماننا، اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کہلاتا ہے۔

لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ (سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص:3)

ترجمہ: نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔

سوال 22: الوہیت میں شرک کی وضاحت کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو عبادت میں شریک کرنا الوہیت میں شرک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ (سُوْرَۃُ بنی اسرائیل:23)

ترجمہ: کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نا کرو۔

سوال 23: صفات میں شرک سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی ذات اور شخصیت میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات ماننا اور اعتقاد رکھنا صفات میں شرک کہلاتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ جیسی صفات اس جیسا علم اور قدرت کسی دوسرے کے لیے سمجھنا اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ ۚ (سُوْرَۃُ الشّوریٰ:11)

ترجمہ: اس (اللہ) جیسی کوئی شے نہیں

تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور اس میں جو صفات پائی جاتی ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سجا کر دہ ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ذاتی ہے، وہ کسی کی عطا کردہ نہیں ہیں۔

سوال 24: رسالت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: رسالت کے لغوی معنیٰ پیغام رسانی یا پیغام پہنچانا کے ہیں اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہتے ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا کسی برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے بندے کو انسانوں تک اپنا پہنچانے کے لیے بھیجنا رسالت کہلاتا ہے، جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجا ہے، اسے رسول کہتے ہیں۔

سوال 25: رسالت کی ضرورت و اہمیت کو واضح کریں۔

جواب: اسلام کے عقائد میں توحید کے بعد عقیدۂ رسالت کا درجہ ہے، انبیا کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام، اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے انسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کا انتظام فرمایا ہے۔ یہ ہدایت اور راہ نمائی اللہ تعالیٰ کے انبیا کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کے ذریعے سے مہیا کی گئی۔ خدا ان پر وحی کے ذریعے سے اپنا احکام نازل فرماتا ہے۔ تمام انبیا کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی بعثت کا مقصد انسانوں کے اخلاق کی اصلاح اور انھیں اللہ تعالیٰ کی بندگی کے طریقے سکھانا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی اقوام پیدا فرمائیں، ان سب کے لیے نبی اور رسول مبعوث فرمائے، تاکہ وہ ان اقوام تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کا پیغام پہنچا سکیں اور راہ نمائی کر سکیں۔

سوال 26: ختم نبوت کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَ لٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ (سُوْرَۃُ الْاَحزاب:40)

ترجمہ: نہیں ہیں محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہیں۔

سوال 27: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: **نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی خصوصیات**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے پہلے آنے والے انبیا کرام کسی خاص قوم یا قبیلے کی طرف مبعوث کیے گئے، لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا امتیاز یہ ہے کہ آپ کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ امتیاز اور خصوصیت عطا کی گئی کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت سے تمام انبیا کرام کی شریعت منسوخ ہو گئیں۔ اب صرف شریعت محمدی ہی واجب الاطاعت ہے۔

http://www.pakguess.com

سوال28: عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

"میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔" (جامع ترمذی: 2219)

سوال29: فرشتوں پر ایمان لانے کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کے رسولوں، آسمانی کتابوں، آخرت کے دن اور تقدیر پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح فرشتوں پر ایمان رکھنا بھی ضروری ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی پابندی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَا یَعۡصُوۡنَ اللہَ مَاۤ اَمَرَہُمۡ وَیَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ F (سُوۡرَۃُ التَّحۡرِیۡم:6)

ترجمہ: وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا وہ اُنھیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا اُنھیں حکم دیا جاتا ہے۔

سوال30: فرشتوں پر ایمان کے دو اثرات تحریر کریں۔

جواب: فرشتوں پر ایمان کے اثرات درج ذیل ہیں:

- فرشتوں پر ایمان لانے سے انسانی زندگی پر بہت گہرا اثر مرتب ہوتا ہے۔ فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان یہ یقین کر لیتا ہے کہ فرشتے اس کے تمام اعمال کو محفوظ کر رہے ہیں اور ایک دن انسان نے اللہ تعالیٰ کے سامنے ان اعمال کا جواب دینا ہے، چناں چہ انسان نیک عمل شروع کر دیتا ہے۔
- اسی طرح فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان میں عزتِ نفس کا احساس پیدا ہوا ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام کو سجدہ کر دیا ہے۔

سوال31: چار مشہور فرشتوں کے نام بتائیں۔

جواب: مشہور فرشتوں کے نام درج ذیل ہیں:

- حضرت جبرائیل
- حضرت عزرائیل
- حضرت اسرافیل
- حضرت میکائیل

سوال32: چار مشہور آسمانی کتابوں کے نام لکھیں۔

جواب: چار مشہور آسمانی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

- تورات (حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام)
- زبور (حضرت داؤد عَلَیۡہِ السَّلَام)
- انجیل (حضرت عیسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام)
- قرآن مجید (حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم)

سوال33: فرشتوں کی سب سے بڑی خوبی کیا ہے؟

جواب: فرشتوں کی سب سے بڑی خوبی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی پابندی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

لَا یَعۡصُوۡنَ اللہَ مَاۤ اَمَرَہُمۡ وَیَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ (سُوۡرَۃُ التَّحۡرِیۡم:6)

ترجمہ: وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا وہ اُنھیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا اُنھیں حکم دیا جاتا ہے۔

سوال34: آخرت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی زندگی کے بعد بھی ایک زندگی ہے جو موت کے بعد شروع ہو گی۔ یہ ہمیشہ کی زندگی ہے جو کبھی ختم نا ہو گی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام انسانوں سے ان کے عمال کا حساب لے گا۔ نیک کاوں کو جنت میں بھیجا جائے گا اور برے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔

سوال35: عقیدۂ آخرت انسانوں کو کیا درس دیتا ہے؟

جواب: عقیدہ آخرت پر یقین انسان کو درس دیتا ہے کہ دنیا عارضی اور ختم ہونے والی ہے۔ ایک دن ایسا آئے گا ساری کائنات فنا ہو جائے گی، لہٰذا انسان اس دنیا میں جو عمل کرے گا ان عمال کا پورا بدلا انسان کو آخرت میں مل جائے گا۔

سوال36: عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر کیا اثرات ہیں؟

جواب: عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات درج ذیل ہیں:

- عقیدہ آخرت پر ایمان زندگی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ عقیدۂ آخرت پر ایمان جتنا گہرا اور مضبوط ہو گا، انسان کا کردار اور اخلاق اتنا ہی اچھا ہو گا، کیوں کہ اسے یقین ہو گا کہ میں نے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔

http://www.pakguess.com

- عقیدہ آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص ذمہ دار اور حقوق ادا کرنے والا بن جاتا ہے۔ اس میں ایثار و قربانی جیسی صفات پیدا ہو جاتی ہیں اور اسی کے اخلاق و کردار کی درستی ہو جاتی ہے۔

سوال37: وقت پر نماز کی اہمیت کے بارے میں کسی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: فرض نماز کے لیے مقررہ وقت شرط ہے۔ نماز انسان کو وقت کی پابندی اور نظم وضبط کا درس دیتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا (سُوْرَةُ النِّسَاء:103)

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔

سوال38: پانچ نمازیں ادا کرنے کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کون سی مثال دی ہے؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

پانچ نمازوں کی مثال نہر کی طرح ہے۔ جس کا پانی صاف ستھرا اور گہرا ہو تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے سے گزرتی ہو اور ہو اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ کیا تم خیال کو گے کو اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمۡ نے عرض کی: نہیں۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا۔

پانچ نمازیں گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہے جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم 668)

سوال39: نماز کی فضیلت کے بارے میں دو جملے تحریر کریں۔

جواب: نماز کی فضیلت کے متعلق آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

نماز دین کا ستون ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔

نماز جنت کی کنجی ہے۔

نماز مومن کی معراج ہے۔

نماز قربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔

نماز پریشانوں اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے نماز مومن اور کافر میں فرق کرتی ہے۔

سوال40: مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے دو معاشرتی اثرات بیان کریں۔

جواب: مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے معاشرتی اثرات درج ذیل ہیں:

- گھر سے مسجد کی طرف چل کر جانا اور مسجد میں نماز کو اس کی شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے ادا کرنا، انسان کو جسمانی اور روحانی طور پر مضبوط رکھتا ہے۔ فجر کی نماز کی لیے صبح کو بروقت اٹھنا، چہل قدمی کرتے ہوئے مسجد جانا بذات خود ورزش کا درجہ رکھتا ہے جس سے انسان کو روحانی اور جسمانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔
- مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان محلے داروں اور دیگر نمازیوں سے ملاقات کی وجہ سے ان کے حالات سے باخبر دکھ درد سے آگاہ اور خوشی و غم کا احساس کر کے ان کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔ انھی امور کا خیال رکھنے سے انسانی معاشرہ ترقی پاتا ہے۔ نماز ہمدردی ایثار اخوت و محبت اور رواداری جیسے جذبات پیدا کرتی ہے۔

سوال41: نماز نظم وضبط کا درس کیسے دیتی ہے؟

جواب: جب انسان نماز کا آغاز کر کے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے نماز میں داخل ہوتا ہے تو قیام، قرائت رکوع و سجود قعدہ و جلسہ اور سلام ترتیب کے ساتھ لازم ہے۔ ارکان نماز کی یہ ترتیب اور اس کی پابندی ہمیں نظم وضبط کا درس دیتی ہے۔

سوال42: نماز کی دو شرائط تحریر کریں۔

جواب: نماز کی شرائط درج ذیل ہیں:

فرض نماز کے لیے مقررہ وقت شرط ہے

نماز کے لیے وضو کرنا شرط ہے

سوال43: نماز کیسے طہارت و پاکیزگی کا ذریعہ ہے؟

جواب: نماز کے لیے وضو کرنا شرط ہے۔ جب انسان وضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونا، دانت صاف کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، منہ دھونا کر کا مسح کرنا اور پاوں دھونا ظاہری طور پر انسان کو طہارت و پاکیزگی بخشتے ہیں۔

سوال44: انفرادی نماز کے متعلق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حدیث مبارک میں ہے کہ

"اگر تم منافقوں کی طرح بلا عذر مسجدوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے تو اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔"

(صحیح مسلم:254)

http://www.pakguess.com

سوال45: صوم کا معنی و مفہوم تحریر کریں۔

جواب: روزے کے لیے قرآن وحدیث میں لفظ صوم یا صیام استعمال ہوا ہے جس کے لغوی معنی رک جانے یا بچ جانے کے ہیں۔

شرعی اصطلاح میں وہ عبادت جس میں ایک مسلمان طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور اپنی جائز نفسانی خواہشات سے رُک جانے کے ہیں۔ اسے صوم یعنی روزہ کہا جاتا ہے۔

سوال46: روزے کے انسانی صحت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: روزے رکھنے سے جہاں اطمینان قلب اور صبر وشکر جیسے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہاں کم کھانے کی وجہ سے معدے کو پورا مہینا آرام ملتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

سوال47: روزہ انسان کو پابندی وقت اور نظم وضبط کا کس طرح درس دیتا ہے؟

جواب: مقررہ وقت پر سحری وافطاری انسان کو نظم وضبط کا درس دیتی ہے۔

سوال48: رمضان المبارک میں کی جانے والی مالی عبادات کون سی ہیں؟

جواب: روزے کی برکات حاصل کرنے کے لیے لوگ زکوٰۃ وصدقات ادا کرتے ہیں، جس غربا، مساکین اور دیگر ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہوتی ہے۔ "روزہ ایک انفرادی عبادت ہے" لیکن مہینہ بھر بھوکا پیاسا رہ کر انسان کو دوسرے کی بھوک پیاس کا احساس ہوتا ہے اور دل میں ناداروں کے لیے ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

سوال49: روزے کے کوئی سے دو معاشرتی فوائد تحریر کریں۔

جواب: روزے کے معاشرتی فوائد درج ذیل ہیں:

- روزے سے مسلمانوں میں تقوٰی و پرہیز گاری جسمانی وروحانی طہارت اور ایثار و ہمدردی جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔ روزے کی حالت میں دوسروں کی بھوک پیاس کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کے ساتھ ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہے۔ کم سے کم غذا پر اکتفا کی عادت انسان میں قناعت وایثار کی صفات پیدا کرتی ہے۔
- روزے کی وجہ سے نیکی اور تقوٰی کی فضا پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں عبادت کو شوق بڑھ جاتا ہے اور روحانی تسکین حاصل ہوتی ہے۔

سوال50: روزے کی فرضیت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (سُورۃُ البقرۃ:183)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ میں روزے کے فرض ہونے کے ذکر کے ساتھ ساتھ روزے کے اولین مقصد تقوٰی اور پرہیز گاری کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ سفر اور مرض کے علاوہ روزہ ہر عاقل بالغ مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔

سوال51: روزے کے اجر وثواب کے متعلق نبی خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا کیا ارشاد ہے؟

جواب: خود سحری وافطار کرنے یا کسی دوسرے مسلمان کو کروانے کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ سحری کرو کیونکہ سحری کرنے میں برکت ہے۔ (صحیح مسلم:1923)

کسی مسلمان کو افطار کروانے کے لیے صرف کھجور، پانی یا حسب توفیق دستر خوان بچھانے پر بھی اجر وثواب کی نوید سنائی گئی ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جس نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو اسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں سے ذرا بھی کم کیا جائے۔ (جامع ترمذی:8047)

سوال52: لیلۃ القدر سے کیا مراد ہے؟

جواب: نزولِ قرآن مجید چوں کہ لیلۃ القدر میں ہوا تھا، اس لیے اس مہینے میں ہر عمل میں خیر وبرکت بڑھ جاتی ہے۔ اس رات کو اللہ رب العزت نے ہزار مہینوں سے بہترین قرار دیا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسے رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں عبادت کر کے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔

سوال53: فتح مکہ کا واقعہ کب پیش آیا؟

جواب: آٹھ ہجری 10 رمضان المبارک کو فتح مکہ کا واقعہ پیش آیا۔

سوال54: فتح مکہ کے موقع پر کن تین صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُم کو لشکر کا امیر مقرر کیا گیا؟

جواب: مر الظہران کے مقام پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کو میمنہ (دایاں حصہ)، حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کو میسرہ (بایاں حصہ) اور حضرت ابو عبیدہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کو پیدل لشکر کا امیر مقرر فرمایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا پرچم حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کے پاس تھا۔

سوال55: فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ آج میں تمہارے ساتھ اسی سلوک کا اعلان کرتا ہوں جو میرے بھائی حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام اہل مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ آج تم سب آزاد ہو، آج تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔

سوال56: **فتح مکہ کے موقع پر حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو کیا سعادت حاصل ہوئی؟**

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے خانہ کعبہ کو تین سو ساٹھ بتوں سے پاک فرمایا۔

سوال57: **اس سبق میں ہمارے لیے کیا درس ہے؟**

جواب: اس سبق سے ہمیں درس حاصل ہوتا ہے کہ ہم اپنے بدترین دشمن کے ساتھ حسنِ سلوک اور عفو و درگزر کا رویہ اپنائیں۔

سوال58: **حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قریش مکہ کو صلح کے لیے کون سی تین شرائط بتائیں؟**

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قریش مکہ کو تین شرائط پر صلح کا پیغام بھیجا کہ

- بنو خزاعہ کے مقتولوں کی دیت ادا کریں
- معاہدے سے دست بردار ہو جائیں
- صلح ختم کر کے جنگ کا اعلان کریں

سوال59: **وادی حنین میں کون سے قبائل آباد تھے؟**

جواب: مکہ مکرمہ سے چالیس (۴۰) کلومیٹر کے فاصلے پر واقع وادی حنین میں بنو ہوازن اور بنو ثقیف کے قبائل آباد تھے، جن کو اپنی طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا، وہ مسلمانوں کی طاقت کو تسلیم کرنے پر راضی نہ تھے۔

سوال60: **غزوہ حنین میں حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے کتنے کفار کو واصل جہنم کیا؟**

جواب: غزوہ حنین میں حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے تنہا تیس (۳۰) مشرکوں کو قتل کیا، جبکہ مرنے والے کفار کی کل تعداد تین سو سے زائد تھی۔

سوال61: **غزوہ حنین کے موقع پر حضرت عباس بن عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کس طرح مسلمانوں کو پکارا؟**

جواب: حضرت عباس بن عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے بلند آواز سے مجاہدین کو پکار اور کہا "بیعت رضوان والو! کہاں ہو؟" یہ آواز سن کر تمام مسلمان واپس مڑے اور تھوڑی ہی دیر میں میدان جنگ مجاہدین سے بھر گیا، بنو ہوازن کے خلاف گھمسان کی لڑائی شروع ہوگئی، جلد ہی دشمن کے پاؤں اکھڑنے لگے۔

سوال62: **غزوہ حنین کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں میں حوصلہ پیدا کرنے کے لیے کیا ارشاد فرمایا؟**

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ خچر سے اترے اور درج ذیل کلمات ادا کرتے ہوئے دشمن کی طرف چل پڑے:

"اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب۔۔۔۔۔۔۔ اَنَا ابۡنُ عَبۡدِ الۡمُطَّلِب"

"میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں" (صحیح بخاری: 4315)

سوال63: **قرآن مجید میں کن دو غزوات کے نام کا ذکر ہوا ہے؟**

جواب: غزوہ حنین اور غزوہ بدر ہی وہ دو غزوات ہیں جن کے نام قرآن مجید میں آئے ہیں۔

سوال64: **غزوہ حنین میں مسلمانوں کو کیا مال غنیمت حاصل ہوا؟**

جواب: غزوہ حنین میں اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو بے شمار مال غنیمت عطا فرمایا۔ اس مال غنیمت میں چھ ہزار جنگی قیدی، چوبیس ہزار اونٹ چالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی شامل تھی۔

سوال65: **غزوہ حنین میں مسلمانوں کی نصرت فتح کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا؟**

جواب: غزوہ حنین میں مسلمانوں کی نصرت و فتح کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِیۡ مَوَاطِنَ كَثِیۡرَةٍ ۙ وَّیَوۡمَ حُنَیۡنٍ ۙ اِذۡ اَعۡجَبَتۡكُمۡ كَثۡرَتُكُمۡ فَلَمۡ تُغۡنِ عَنۡكُمۡ شَیۡـًٔا وَّضَاقَتۡ عَلَیۡكُمُ الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ ثُمَّ وَلَّیۡتُمۡ مُّدۡبِرِیۡنَ (سُوۡرَۃُالتوبہ:25)

ترجمہ: یقیناً اللہ تمہاری مدد کر چکا ہے بہت سے مواقع پر اور (خصوصاً) حنین کے دن بھی جب کہ تمہاری کثرت نے تمہیں ناز میں مبتلا کر دیا تھا تو ہو (کثرت) تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین تم پر (اپنی) وسعت کے باوجود تنگ ہوگئی پھر تم نے پیٹھ پھیر کر (میدان سے) رُخ موڑ لیا۔

سوال66: **غزوہ حنین سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟**

جواب: اس غزوے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد پر یقین رکھنا چاہیے۔ ظاہری مال و اسباب پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے نصرت اور مدد کی دعا کرنی چاہیے۔

سوال67: **عام الوفود کا معنی اور مفہوم بیان کریں۔**

جواب: عام کا معنیٰ "سال" اور وفود جمع ہے وفد کی، جس کا معنیٰ، لوگوں کی جماعت، ہے۔ عام الوفود سے مراد وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ فتح مکہ اور غزوہ حنین کے بعد دور دراز علاقوں میں پیغمبر اسلام خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے جان نثار صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمۡ کے اعلیٰ اخلاق کے چرچے ہوئے اور لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کریں، لہذا بہت سے علاقوں سے جوق در جوق وفود حاضر ہونے لگے۔

سوال 68: وفد عبد القیس کے سردار کا نام لکھیں۔

جواب: اس وفد میں بیس آدمی تھے۔ ان کے سردار کا نام منذر بن عائذ اور لقب 'اشج' تھا۔ اشج زبان اور دل کا کھرا تھا۔

سوال 69: وفد عبد القیس کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کون سی دُعا فرمائی؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وفد عبد القیس کے لیے دعا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اے اللہ! عبد القیس والوں کی بخشش فرما۔"

سوال 70: وفد عبد القیس کے سردار نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضری سے پہلے کیا اہتمام کیا؟

جواب: وفد عبد القیس کے سردار نے حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حاضری سے پہلے غسل کیا، عمدہ اور پاکیزہ کپڑے پہنے اور حلم اور وقار کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضری دی۔

سوال 71: وفد بنو تمیم کو بارگاہ رسالت میں حاضری کے کیا آداب سکھائے گئے؟

جواب: اللہ رب العزت نے سورۃ الحجرات نازل فرمائی۔ جس میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھائے گئے کہ اپنی آوازوں کو نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آواز سے بلند نہ کرو۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو یوں نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

سوال 72: عام الوفود کے سبق سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اس سبق میں ہمیں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات سے یہ درس ملتا ہے کہ ہمیں دوسروں کے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرنی چاہیے، معاملات میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے اور امور و معاملات کی انجام دہی میں غور و فکر کرنا چاہیے اور اپنی ذاتی زندگی میں وقار و احترام کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔

سوال 73: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وفد نجران کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: نبی کریم اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کا عذاب اہل نجران کے نزدیک آ چکا تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو انھیں جانور بنا دیا جاتا ان کی وادی میں آگ بھڑکتی رہتی اور انھیں ملیامیٹ کر دیا جاتا، یہاں تک کہ درختوں پر پرندے بھی ہلاک ہو جاتے اور سال ختم ہونے سے پہلے سارے نصاریٰ فنا کے گھاٹ اتر جاتے۔

سوال 74: نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت با سعادت 12۔ ربیع الاول، بروز پیر بمطابق 22۔ اپریل 571 عیسوی کو مکہ میں بنو ہاشم کے قبیلے میں ہوئی۔

سوال 75: نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: اہل عرب کے رواج کے مطابق دیہات میں پرورش کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو قبیلہ بنو سعد کی ایک نیک خاتون حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا اپنے ساتھ لے گئیں، چار سال تک آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ وہیں رہے۔

سوال 76: حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کونسا دوہرا رشتہ تھا؟

جواب: سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا ہیں۔ سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے رضاعی بھائی بھی تھے، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس دوہرے رشتے کی وجہ سے حضرت حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے لیے بہت شفقت اور محبت کے جذبات رکھتے تھے۔ ہمیشہ حُسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ غزوہ احد میں ان کی شہادت پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ بہت غمگین ہوئے اور بعد ازاں کثرت سے ان کی قبر پر جایا کرتے تھے۔

سوال 77: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا بہن بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک تحریر کریں۔

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سگے بہن بھائی نہیں تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن حضرت شیما نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو گود میں کھلایا کرتی تھیں اور پنگھوڑے میں لوریاں دیتی تھیں۔ غزوہ حنین میں حضرت شیما قیدیوں میں شامل تھیں۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنا تعارف کروایا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بڑی عزت افزائی فرمائی، چادر بچھائی، احترام سے بٹھایا اور ارشاد فرمایا: مانگو تمھیں دیا جائے گا، قیدیوں کی سفارش کرو، انھیں تمھاری وجہ سے امان دی جائے گی۔ پھر ان کی سفارش پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا ہیں۔ سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے رضاعی بھائی بھی تھے، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس

http://www.pakguess.com

دوہرے رشتے کی وجہ سے حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لیے بہت شفقت اور محبت کے جذبات رکھتے تھے۔ ہمیشہ حُسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ غزوہ احد میں ان کی شہادت پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بہت غمگین ہوئے اور بعد ازاں کثرت سے ان کی قبر پر جایا کرتے تھے۔

سوال 78: حضرت عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت پر دلالت کرنے والی کون سی خاص نشانی بتائی؟

جواب: حضرت عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ! آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کی دلالت کرنے والی ایک خاص نشانی نے مجھے آپ کے دین میں داخل ہونے کی ترغیب دی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایام طفولیت میں گہوارے کے اندر چاند کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور انگلی مبارک کے ساتھ جس طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے، چاند اسی طرف جھک جاتا تھا۔ آپ نے فرمایا: میں اس کے ساتھ باتیں کرتا تھا اور وہ میرے ساتھ باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے نہیں دیتا تھا۔ (الخصائص الکبری، ۱:۵۳)

سوال 79: حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عفت وحیا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حیا کے پیکر تھے۔ آپ کی عفت وحیا کے حوالے سے روایت ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پردہ دار کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔ **(صحیح بخاری: 3562)**

اس زمانے میں گھروں میں باقاعدہ طہارت خانوں کا رواج نہیں تھا۔ قضائے حاجت کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آبادی سے دُور دراز تک نکل جاتے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آبادی سے بہت دور چلے جاتے، یہاں تک کہ کوئی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔

(سنن ابی داؤد: 2)

سوال 80: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے دوستوں کے ساتھ کیسا رویہ رکھتے تھے؟

جواب: اعلان نبوت سے پہلے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دوستوں میں حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرت حکیم بن حزام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت ضماد بن ثعلبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سر فہرست ہیں۔ یہ تمام احباب نہایت ہی بلند اخلاق اور باوقار لوگ تھے۔ آپ کے اپنے دوستوں سے تجارتی تعلقات بھی تھے۔ حضرت قیس بن سائب مخزومی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تجارت میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ شریک رہے، وہ خود بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا معاملہ اپنے تجارتی شرکا کے ساتھ ہمیشہ نہایت ہی صاف ستھرا رہتا تھا۔

سوال 81: حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شجاعت و بہادری کا کوئی واقعہ بتائیں۔

جواب: غزوہ حنین میں جب اسلامی لشکر دشمنوں کے نرغے میں آ گیا تو اس وقت بھی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پریشان نہیں ہوئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر گھبراہٹ کے بالکل آثار نہ تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پوری استقامت کے ساتھ دشمن کے مقابلے میں کھڑے یہ فرما رہے تھے:

"میں نبی ہوں برحق ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبد المطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں۔"

حضرت براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حنین کے دن نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ مضبوط کوئی نہیں دیکھا گیا۔ **(جامع ترمذی: 1688)**

سوال 82: حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی معاملہ فہمی کے متعلق تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حسن معاملہ کا عالم یہ تھا کہ جب قریش مکہ حجر اسود کی تنصیب کے موقع پر دست و گریباں ہونے کے قریب تھے، تب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حکمت عملی سے اتنے بڑے فتنہ و فساد سے تمام اہل مکہ کو بچا لیا، حجر اسود کو ایک چادر میں رکھ کر ہر قبیلے کے معتبر افراد کو چادر پکڑنے کو کہا، جب تمام افراد نے چادر پکڑی تو آپ نے حجر اسود کو اٹھا کر اپنی جگہ پر نصب فرما دیا۔

سوال 83: اعلانِ نبوت سے پہلے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عبادت گزاری کا کیا عالم تھا؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اعلان نبوت سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی بے حد عبادت فرماتے تھے۔ عبادت میں یک سوئی حاصل کرنے کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ غار حرا میں بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرتا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے تھے۔

سوال 84: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ عبادت کا کس قدر اہتمام فرماتے تھے؟ ایک مثال دیں۔

جواب: نماز اور کثرت عبادت کی وجہ سے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاؤں مبارک میں ورم آ جاتے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا گیا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں، حالاں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ گناہوں سے پاک ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "تو کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔" (جامع ترمذی: 412)

سوال 85: حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رات کی عبادت کا کیا معمول بیان فرمایا ہے؟

جواب: سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رات کی عبادت کے بارے میں فرمایا۔

”رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے تھے۔ پھر اٹھ کر قیام کرتے اور سحری کرتے اور سحری کے قریب وتر پڑھتے، پھر اپنے بستر پر تشریف لاتے۔ پھر جب اذان (فجر) سنتے تو تیزی سے اٹھ پڑتے۔“ (صحیح بخاری:1146)

سوال86: عبادات میں اعتدال اور میانہ روی سے کیا مراد ہے؟

جواب: دینِ اسلام عبادات میں بھی میانہ روی اور اعتدال کا حکم دیتا ہے۔ عبادت میں میانہ روی سے یہ مراد ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرے، اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے اور ساتھ ساتھ اپنی صحت اور ضرورتوں کا بھی خیال رکھے۔ انسان اگر زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ اور اس کے ”رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کے مطابق گزارتا ہے تو وہ لمحہ بھی عبادت شمار ہو گا۔

سوال87: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عبادت میں میانہ روی کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کیا نصیحت کی؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عبادات میں میانہ روی اور اعتدال اپنانے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عَنْھُما نے بیان کیا کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن میں روزے رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یہ صحیح ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، عبادت بھی کرو اور آرام بھی، روزے بھی رکھو اور کھاؤ پیو بھی، کیوں کہ تمھارے جسم بھی تم پر حق ہے، آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ (صحیح بخاری 6134)

سوال88: سخاوت و ایثار سے کیا مراد ہے؟

جواب: سخاوت کا معنیٰ کھلے دل سے خرچ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو مال عطا فرمایا ہے، اس میں سے اللہ تعالیٰ کو خوش نودی حاصل کرنے کے لیے اس کے بندوں پر مال خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے۔ انسان اگر اپنی ضرورت اور حاجت ہونے کے باوجود خرچ کرے تو یہ بہترین سخاوت ہے، اسی کو ایثار کہا جاتا ہے۔ سخاوت کے مختلف طریقے ہیں۔ مثلاً فقرا اور مساکین کو کھانا کھلانا، یتیموں کی پرورش کرنا، بیواؤں کی مالی مدد کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے مختلف امور انجام دینا۔

سوال89: سخاوت کی اہمیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک بیان کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے ایثار کرنے والے لوگوں کو کامیاب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﳴ

”اور وہ اپنے آپ پر (انھیں) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انھیں شدید حاجت ہو“ (سورۃ الحشر:9)

سوال90: انصاری صحابی کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مہمان کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: انصاری صحابی کو مہمان کی خاطر مدارت کرنے پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”تم نے جس طرح رات کو اپنے مہمان کی ضیافت کی ہے، اس اللہ بہت خوش ہوا۔“ (صحیح مسلم:2054)

سوال91: سخاوت کی مالی اور بدنی اور علمی صورتوں کی وضاحت کریں۔

جواب: سخاوت کو اگر وسیع مفہوم میں دیکھا جائے تو مال و دولت کے ساتھ ساتھ علم، وقت اور صحت میں بھی انسان سخاوت کر سکتا ہے۔ علم کی بات اس شخص کو بتانا جو واقف نہیں، یہ بھی سخاوت ہے۔ کسی بیمار اور پریشان حال شخص کو وقت دے دینا جس سے اس انسان کا دل بہل جائے، یہ بھی سخاوت ہے۔ صحت مند آدمی کا کسی بیمار، بوڑھے اور کمزور شخص کے کسی معاملے میں مدد کرنا بھی سخاوت ہے۔

سوال92: غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کتنا مال نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا؟

جواب: غزوہ تبوک 9 ہجری کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: آج کوئی ایسا شخص ہے جو لشکر کی تیاری میں میری مدد کرے تو میں اُسے جنت کی بشارت دیتا ہوں۔ اس موقع پر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سامانِ جہاد سے لدے سینکڑوں اُونٹ اور اشرفیاں بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیں۔

سوال93: شکر و قناعت کا معنی و مفہوم لکھیں۔

جواب: شکر کا لغوی معنی احسان ماننا، قدر پہچاننا اور محسن کا احسان مانتے ہوئے اس کا صلہ ادا کرنا ہے۔ قناعت کا معنیٰ قسمت پر راضی رہنا ہے۔ اصطلاحی معنیٰ میں قناعت سے مراد یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رزق دیا جا رہا ہے اس پر اس کا نفس راضی رہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ (سُورَۃُ ابراہیم:7)

ترجمہ: اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمھیں اور زیادہ عطا فرماؤں گا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے کہ وہ انسان کامیاب و بامراد ہو گیا جو مسلمان ہو گیا اور اسے گزر بسر کے بقدر روزی ملی اور اللہ نے اسے جو دیا، اس پر قناعت کو توفیق بخشی۔ (صحیح مسلم:1054)

سوال94: شکر و قناعت اختیار نہ کرنے کے نقصانات لکھیں۔

جواب: شکر وقناعت اختیار نہ کرنے والے کو درج ذیل نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے:

- اگر انسان شکر اور قناعت نہ کرے تو ہمہ وقت حصولِ دولت اور وسائل کے لیے کوشاں رہتا ہے۔
- اس کا دلی اطمینان چھن جاتا ہے۔
- روز بروز اس کی صحت خرابی کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔
- راحت وسکون اس کی زندگی سے نکل جاتا ہے۔

سوال95: حدیث مبارک کے مطابق نعمت کے حصول پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے کے لیے کیا اجر ہے؟

جواب: شکر ادا کرنے والے کے متعلق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنے والا (اجر وثواب میں) صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر ہے" (جامع ترمذی:2486)

سوال96: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شکر گزاری کی ایک مثال تحریر کریں۔

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ شکر گزاری کا عملی پیکر تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیبہ سے شکر اور قناعت کی مختلف صورتوں اور طریقوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جب بھی کوئی نعمت حاصل ہوئی تو آپ فوراً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔

سوال97: لوگوں کا شکر ادا کرنے کی اہمیت پر ایک حدیث مبارک لکھیں۔

جواب: اللہ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے محسن اور خیر خواہ دوستوں اور رشتہ داروں کا بھی شکر ادا کریں۔ کیونکہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اُس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا۔" (جامع ترمذی:1955)

سوال98: عملی زندگی میں شکر گزار بننے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: عملی زندگی میں شکر گزار بننے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان مال، حسن وجمال، رزق اور دیگر نعمتوں میں اپنے سے کم تر درجے والے کو دیکھے، تاکہ اسے احساس ہو کہ مجھے میرے ربّ نے زیادہ عطا کیا ہے۔ یہی جذبات اس کو شکر کی طرف لے آتے ہیں، شکر وقناعت سے ہی عبادت میں سکون ملتا ہے، ورنہ انسان لامحدود اور پُر تعیش سامانِ زندگی کے پیچھے دوڑ دوڑ کر خود کو تھکا دیتا ہے۔

سوال99: امانت داری سے کیا مراد ہے؟

جواب: امانت ودیانت سے مراد کسی بھی شے اور کام کو اس کے درست تقاضوں کے مطابق انجام دینا ہے۔ امانت ودیانت کا تعلق صرف مال سے نہیں ہے، بلکہ اسلام میں اس کا تصور نہایت وسیع ہے اور امانت ودیانت کا تعلق زندگی کے ہر شعبے سے ہے۔ سب سے بڑی امانت داری خالقِ کائنات سے انسانوں کا عہد ہے جس کی پاسداری کے لیے انسان کو دنیا میں بھیجا گیا ہے، باقی تمام امانتیں اسی بنیادی تصور سے وابستہ ہیں۔

سوال100: قرآن مجید کی آیتِ کریمہ کی روشنی میں امانت کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: قرآن مجید میں امانت کی اہمیت کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَہْلِہَا (سُوْرَۃُ النِّسَاء:58) ترجمہ: "بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے حق داروں کے سپرد کرو۔"

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ (مسند احمد:5140) ترجمہ: "اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت پوری نہیں کرتا۔"

سوال101: حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ہر قل کے دربار میں کیا جواب دیا؟

جواب: ایک مرتبہ ہِرَقل (روم کے بادشاہ) نے ابوسفیان (جو ابھی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے) سے سوال کیا کہ مکّہ مکرّمہ میں جو شخص نبوت کے دعوے دار ہیں وہ تمھیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ تو ابوسفیان نے گواہی دی کہ وہ نماز، سچائی، پاک دامنی، ایفائے عہد اور امانت ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں، ہر قل نے کہا کہ یہ باتیں نبی ہی کی صفات ہو سکتی ہیں۔ (صحیح بخاری:2681)

سوال102: بددیانتی اور دھوکا دہی کے کوئی سے دو نقصانات تحریر کریں۔

جواب: بددیانتی اور دھوکا دہی سے انسانی معاشروں میں بداعتمادی اور انتشار جیسے منفی رجحانات فروغ پاتے ہیں اور انسان کی تخلیق کے مقاصد فوت ہو جاتے ہیں اور انسان نہ صرف اشرف المخلوقات کے عظیم مرتبے سے نیچے گر جاتا ہے، بلکہ جنت جیسی دائمی نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

سوال103: امانتوں کی ادائیگی کے سلسلے میں افرادِ معاشرہ کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟

جواب: اگر انسان ایک دوسرے کے ساتھ امانت ودیانت والے معاملات کرتے رہیں گے تو معاشرہ پر سکون رہے گا، لوگوں میں اعتماد کی فضا بحال رہے گی ہمیں چاہیے کہ ہم اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امانت ودیانت کو اپنائیں، تاکہ ہمارا معاشرہ ایک اسلامی اور فلاحی معاشرہ بن سکے اور ہم دنیا وآخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

سوال104: تکبر کا معنی ومفہوم بیان کریں۔

جواب: انسان کا اپنے آپ کو افضل اور دوسروں کو حقیر سمجھنا تکبر ہے۔ انسان کی باطنی بیماریوں میں تکبر بہت بُری اور بڑی بیماری ہے۔ اس بیماری میں مبتلا شخص ومتکبر اور مغرور کہا جاتا ہے، اس طرح کا شخص گویا کہ خود کو دھوکا دے رہا ہوتا ہے۔

سوال105: تکبر کی مذمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان لکھیں۔

جواب: تکبر کی مذمت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ ؕ اَبٰی وَاسۡتَکۡبَرَ ٭۫ وَکَانَ مِنَ الۡکٰفِرِیۡنَ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:34)

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب (فرشتوں) نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

سوال106: تکبر کی کوئی سی دو صورتیں تحریر کریں۔

جواب: تکبر کی تین مختلف صورتوں میں سر فہرست اللہ تعالیٰ کے ساتھ خود کو شریک ٹھہرانا ہے، جیسے فرعون اور نمرود نے ربّ ہونے کا دعویٰ کیا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ انبیا کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام و رسل کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھا جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کی گئی ان عظیم شخصیات سے بغض رکھا جائے، ان کی اطاعت و پیروی نہ کی جائے۔ جس طرح بعض اہل مکہ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کا صرف اس لیے انکار کیا کہ بنو ہاشم کے خاندان میں جناب عبد اللہ کے گھر ایک یتیم بچہ بڑا ہو کر کس طرح نبوت کا دعوے دار ہو سکتا ہے؟ ان کا موقف تھا کہ نبوت کسی بڑے شہر میں کسی بڑے مال دار آدمی کا حق تھا۔

سوال107: کن اعمال سے تکبر کا خاتمہ ممکن ہے؟

جواب: تکبر کا خاتمہ درج ذیل اعمال سے ممکن ہے:

- سلام میں پہل کرنا
- کسی شخص کی نصیحت کو قبول کرنا
- غصہ نہ کرنا
- کسی کو حقیر نہ سمجھنا

سوال108: متکبر انسان کن اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے؟

جواب: متکبر انسان درج ذیل اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے:

- جھوٹ
- غیبت
- گالی گلوچ
- اطمینانِ قلب سے محروم

سوال109: حسد کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: حَسد سے مراد وہ کیفیت ہے، جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا، بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس یہ نعمت نہ ہوتی یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے۔

قرآن و سنّت میں حسد کو پسند نہیں کیا گیا، حسد کرنے والوں کو حاسد کہتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (سُوْرَةُ الْفَلَق:5) ترجمہ: اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

سوال110: رشک اور حسد میں فرق لکھیں۔

جواب: **رشک:** اگر کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ جو نعمت دوسرے کسی شخص کے پاس ہے، کاش میرے پاس بھی ہوتی تو اس کو رشک کرنا کہتے ہیں۔

حسد: حَسد سے مراد وہ کیفیت ہے، جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا، بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس یہ نعمت نہ ہوتی یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے۔

سوال111: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حسد کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔" (سنن ابی داؤد:4903)

سوال112: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے رشک کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے رشک کے جائز ہونے کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

"رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا اور وہ اس کی تلاوت رات دن کرتا رہتا ہے۔

اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ کی راہ میں دن رات خرچ کرتا رہا۔" (صحیح بخاری:7529)

سوال113: حسد کے دو نقصانات تحریر کریں۔

جواب: حسد کے درج ذیل نقصانات ہیں:

http://www.pakguess.com

- حاسد اپنا سب سے بڑا نقصان یہ کر رہا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں جو اس نے انسان پر کی ہیں، ان کو ناپسند کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ہو رہا ہوتا ہے۔
- حسد میں بعض اوقات انسان اس حد تک گر جاتا ہے کہ قتل و غارت پر بھی اتر آتا ہے۔ جس طرح قابیل نے حسد کرتے ہوئے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔

سوال114: حسد کی دو وجوہات بیان کریں۔

جواب: حسد کی وجوہات درج ذیل ہیں:

- حاسد خود محنت نہیں کرتا
- دُعا نہ کرنا
- دشمنی کے جذبات
- حُبِّ دنیا (مال اور عہدے کے لالچ میں رہنا)

سوال115: سنت نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کی روشنی میں حسد سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم ہر رات کو سونے سے پہلے حسد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کر سوتے تھے، آپ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس) اور آیت الکرسی پڑھتے اور اپنے ہاتھ پر پھونک مار کر پورے جسم پر مل لیتے تھے۔ (صحیح بخاری: 5748)

سوال116: قسم کا معنی و مفہوم لکھیں۔

جواب: قسم کی قرآن و حدیث میں یمین کہا جاتا ہے، یمین کی جمع اَیمان ہے۔ اصطلاحی مفہوم میں کسی مسلمان کا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پختہ عزم کرنا اور دوسرے شخص کو یقین دہانی کروانا یمین کہلاتا ہے۔

سوال117: قسم کی اقسام لکھیں۔

جواب: قسم کی درج ذیل تین اقسام ہیں:

- یمین منعقدہ
- یمین غموس
- یمین لغو

سوال118: قسموں کی حفاظت سے کیا مراد ہے؟

جواب: قرآن مجید میں قسموں کی حفاظت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اللہ تمھاری لایعنی (بے مقصد) قسموں پر مواخذہ نہیں کرے گا لیکن وہ تمھارا ان (قسموں) پر مواخذہ کرے گا جو تم نے پختہ ارادے سے کھائی ہیں تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، اس اوسط درجے کا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا انھیں لباس پہنانا یا ایک غلام کو آزاد کرنا ہے پھر جو مہینہ پائے تو تین دن کے روزے رکھے یہ تمھاری قسموں کا کفارہ ہے، جب تم قسم کھاؤ (اور اسے توڑ دو) اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو، اس طرح اللہ اپنی آیات تمھارے لیے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تا کہ تم شکر ادا کرو۔" (المائدہ 89)

سوال119: قسم توڑنے کا کفارہ تحریر کریں۔

جواب: قسم کا کفارہ یہ ہے کہ چاہے تو اس مساکین کو کھانا کھلادے، چاہے تو اس مساکین کو لباس پہنادے، ایسا غلام یا لونڈی آزاد کرے جو ہر قسم کے عیب سے پاک ہو، اگر اسے ان تین اشیا میں سے کسی کی طاقت نہ ہو تو تین روزے رکھے۔ قسم کے حوالے سے چوتھی بات یہ ہے کہ جس قسم کا کفارہ ادا کرتا ہے۔

سوال120: جھوٹی قسم کے نقصانات تحریر کریں۔

جواب: جھوٹی قسم گناہ کبیرہ اور انسانیت کو دھوکا دینا ہے اور جھوٹی قسم اٹھانے والے کی طرف اللہ تعالیٰ بروز قیامت نظر رحمت ہی نہیں فرمائے گا۔ جھوٹی قسم یا حلف انفرادی اور اجتماعی بربادی کا سبب بنتے ہیں۔ ہمیں ان سے بچنے کی دعا اور عملی طور پر کوشش بھی کرنی چاہیے۔

سوال121: شہادت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: گواہی کے لیے قرآن و سنّت میں "شہادت" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ شہادت کا مطلب کسی چیز یا معاملہ کو اپنے علم کے مطابق ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے واضح کرنا ہے، تا کہ حق دار کو اس کا حق مل سکے۔

سوال122: مرد و عورت کی گواہی کے بارے میں اسلامی احکام تحریر کریں۔

جواب: گواہی دینا چوں کہ ایک اعلیٰ منصب و مرتبہ ہے، اس لیے گواہی دینے کے لیے شرط ہے کہ گواہ مسلمان عاقل، بالغ اور عادل ہو۔ اگر دو مرد گواہ نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی بھی قبول کی جائے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ بنا لیا کرو پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (گواہ بناؤ) جن کو بھی تم گواہوں کے طور پر پسند کرتے ہو کہ اگر ان دونوں عورتوں میں سے ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلائے اور جب بھی گواہوں کو بلایا جائے (تو) وہ انکار نہ کریں۔"

(سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ: 282)

http://www.pakguess.com

سوال123: گواہی کے دوران میں کن دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

جواب: گواہی میں دو باتوں کا دھیان رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

- کسی وقوعہ کا بغور مشاہدہ کر کے اس کو دل و دماغ میں بٹھانا
- معاملے کو قاضی اور جج کے سامنے پوری طرح دیانت داری سے پیش کرنا

سوال1: عینی شہادت اور سمعی شہادت کی وضاحت کریں۔

جواب: **عینی شہادت:** اسلام میں شہادت امانت کی طرح ہے، جس طرح باقی امانتیں پوری کرنا لازم ہے، بالکل اسی طرح گواہی دینا بھی امانت ہے جو ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔ گواہی دینا بعض اوقات آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کرنا ہوتا ہے جس کو عینی شہادت کہتے ہیں۔

سمعی شہادت: بعض اوقات گواہ کسی چیز کو سن کر شہادت دیتا ہے اس کو سمعی شہادت کہتے ہیں

سوال124: شہادت علی الشہادت سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی شخص کو اپنی شہادت کی گواہی پر گواہ بنا دیتا ہے تب اس کو شہادت علی الشہادت یعنی گواہی پر گواہی دینا کہا جاتا ہے۔

سوال125: نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جھوٹی گواہی کا کیا وبال بتایا ہے؟

جواب: رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ جھوٹی گواہی بت پوجنے کے برابر ہے۔ جھوٹی گواہی بُت پرستی کے برابر کر دی گئی۔ تین بار یہ فرما کر حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آیت پڑھی کہ اللہ فرماتا ہے:

"بتوں کی ناپاکی سے بچتے رہو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔" (سُوۡرَۃُ الۡحَجّ:30)

سوال126: گواہی چھپانے کے متعلق قرآن مجید میں کیا ارشاد ہے؟

جواب: گواہی دینے والے کو "گواہ" کہتے ہیں، معاملات کو نوعیت کے پیشِ نظر گواہی کا حکم بھی بدلتا رہتا ہے۔ جب گواہی دینے والا کوئی اور نہ ہو اور معاملہ دو گواہوں کو معلوم ہو تو اس وقت گواہی دینا فرج ہو جاتا ہے اور جب گواہ کو گوہی دینے کے لیے بلایا جاتا ہے تو گواہی چھپانا جائز نہیں ہوتا۔ جب بہت سارے لوگ معاملے اور پیش آمدہ واقعے سے باخبر ہوں تو گواہی فرض نہیں رہتی، بلکہ مستحب کے درجے میں آجاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا یَاۡبَ الشُّھَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوۡا (سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ:282) ترجمہ: جب بھی کوئی گواہوں کو بُلایا جائے (تو) وہ انکار نہ کریں۔

گواہی چھپانے کی ممانعت کے حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَکۡتُمُوا الشَّھَادَۃَ ط وَمَنۡ یَّکۡتُمۡھَا فَاِنَّہٗۤ اٰثِمٌ قَلۡبُہٗ ط وَاللہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِیۡمٌ ع (سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ:283)

ترجمہ: اور گواہی کو مت چھپاؤ اور جس کسی نے اس (گواہی) چُھپایا تو بے شک اس کا دل گناہ گار ہے اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو، اللہ اُسے خوب جانتا ہے۔

سوال127: سچی اور جھوٹی گواہی کے کوئی سے دو اثرات تحریر کریں۔

جواب: سچی گواہی سے معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے۔ بھائی چارے کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔ ایک دوسرے کے لیے ایثار کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ رضائے الٰہی کا حصول ممکن ہونے کے ساتھ ساتھ احساس ذمہ داری جیسے احساسات فروغ پاتے ہیں، جب کہ جھوٹی گواہی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔ دشمنیاں فروغ پاتی ہیں۔ معاشرے میں بے سکونی پیدا ہوتی ہے۔ معاشرہ بدامنی اور ظلم کا شکار ہو جاتا ہے۔

سوال128: حقوق العباد کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: حقوق العباد سے مراد بندوں کے حقوق ہیں۔ معاشرتی اور اجتماعی زندگی میں ہر انسان دوسرے انسان کا محتاج ہوتا ہے، کیوں کہ انسان اپنی بنیادی ضروریات اکیلا پوری نہیں کر سکتا، لہٰذا اسے بعض ذمہ داریاں ادا کرنے سے کچھ حقوق حاصل ہوتے ہیں۔

حقوق العباد میں والدین، بہن بھائیوں، عزیز و اقارب، اساتذہ کرام اور غیر مسلموں کے ساتھ ساتھ ہمسایوں کے حقوق بھی بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔

سوال129: قرآن مجید میں پڑوسی کی کتنی اقسام بیان کی گئی ہیں؟

جواب: قرآن مجید نے متعدد مقامات پر ہمسایوں کے حقوق کا تذکرہ قرابت داروں کے ساتھ کیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَاعۡبُدُوا اللہَ وَلَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا وَّبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَالۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِیۡلِ لا (سُوۡرَۃُ النِّسَآء:36)

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور رشتہ دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور پاس بیٹھنے والے اور مسافروں کے ساتھ۔

قرآنِ مجید کی اس آیت کے مطابق پڑوسی کی تین قسمیں ہیں۔

- رشتہ دار پڑوسی
- قریب رہنے والا پڑوسی
- تھوڑی دیر کا پڑوسی

http://www.pakguess.com

سوال130: **ہمسائیوں کے دو حقوق بیان کریں۔**

جواب: ہمسائیوں کے حقوق درج ذیل ہیں:

- جب وہ بیمار ہوں تو اُن کی عیادت کریں۔
- مصیبت کے وقت اُن کی غم خواری کریں۔
- اُن کے عیبوں کو چھپائیں اور اُن کے گھر کے راستے کو تنگ نہ کریں۔

سوال131: **ہمسائیوں کے حقوق کے دو معاشرتی اثرات تحریر کریں۔**

جواب: ہمسائیوں کے حقوق ادا کرنے کے درج ذیل معاشرتی اثرات ہیں:

- معاشرے میں جانثاری کے جذبات پیدا ہوتے ہی۔
- لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد بانٹتے ہیں۔ خوشی اور غم میں شریک ہوتے ہیں۔

سوال132: **ہمسائیوں کے حقوق کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمسائے کے حقوق کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"کہ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام مجھے اس طرح بار بار پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گزار کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک نہ کر دیں۔" (صحیح بخاری:6015)

سوال133: **حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام اور کنیت لکھیں۔**

جواب: سیّدنا زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خاندان کے عظیم فرد، حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام علی، کنیت ابو الحسن، لقب زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) اور سید الساجدین (کثرت سے سجدہ کرنے والا) ہے۔

سوال134: **حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ لقب کس سبب سے ہے؟**

جواب: امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عبادت اور تقویٰ میں بڑی شہرت تھی، اس بنا پر اُنھیں 'زین العابدین' کہا جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عبادت و ریاضت کا یہ عالم تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے، اسی وجہ سے زین العابدین مشہور ہوئے۔

سوال135: **حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی میدانِ کربلا میں اپنے والد ماجد سے آخری ملاقات کا حال لکھیں۔**

جواب: معروف سیرت نگار ابن سعد 'طبقات' میں لکھتے ہیں کہ "مسلسل بیمار رہنے کے باوجود سیدنا علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا میدان کربلا میں موجود تھے۔ 10 محرم کو نمازِ ظہر پر سیدنا حسین بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ان سے آخری ملاقات کی، ان کو اپنی انگوٹھی سونپی اور خاص نصیحتیں کیں، لیکن بیماری کی شدت کی بنا پر وہ لڑائی میں شرکت نہ کر سکے۔

سوال136: **حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کس وجہ سے کربلا میں جنگ میں شرکت نہ کر سکے؟**

جواب: حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیماری کی شدت کی وجہ سے کربلا میں جنگ میں شرکت نہ کر سکے۔

سوال137: **حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟**

جواب: 25 محرم 95ھ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے 5 برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور اپنے تایا سیدنا حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پہلو میں جنۃ البقیع (بقیع غرقد) مدینہ میں دفن ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہکی اولاد میں حضرت امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت عیسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ معروف شخصیات ہیں۔

سوال138: **حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تصانیف کے نام لکھیں۔**

جواب: حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی درج ذیل تصانیف ہیں:

- صحیفہ سجادیہ
- رسالۃ الحقوق

سوال139: **حضرت زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مشہور اقوال لکھیں۔**

جواب: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بہت اقوالِ زرّیں مشہور ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

- اجنبی وہ نہیں جو شام و یمن کے شہروں میں اجنبی ہوں اجنبی تو وہ ہے جس کے لیے قبر اور کفن اجنبی ہوں۔
- ہر مسافر کا حق ہے، کہ مقیم لوگ اس کو جگہ اور سکونت میں حصہ دار بنائیں۔
- تربیتِ اولاد تمھاری ذمّہ داری ہے۔ اس فریضے کی بات تم جواب دہ ہو، ان کی بہتر پرورش کرو، نیک آداب سکھاؤ ان کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی فرماں برداری میں لاؤ، اس حوالے سے تم جزا یا سزا پاؤ گے۔

سوال140: **حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان میں عرب شاعر فرزدق نے جو قصیدہ پڑھا اس کے چند اشعار لکھیں۔**

جواب: حج کے موقعے پر جب ہشام بن عبد الملک (حاکم وقت) نے حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پہچاننے سے انکار کیا مشہور عرب شاعر فَرَزدَق نے حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان میں جو قصیدہ پڑھا، اس کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

یہ وہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں جنھیں مکہ کی سرزمین ان کے قدموں کے نشانات سے پہچانتی ہے

اللہ کا گھر (خانہ کعبہ) اور مکہ سے باہر کی سرزمین اور حرم ان کو پہچانتا ہے

یہ بہترین بندگانِ خدا کے فرزند ہیں

یہ پرہیز گار، پاک و پاکیزہ اور ہدایت کا پرچم ہیں

سوال 141: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام اور کنیت لکھیں۔

جواب: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کا نام عبد اللہ اور کنیت ابو موسیٰ تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والد کا نام قیس اور والدہ کا نام طیبہ تھا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یمن کے رہنے والے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعلق یمن کے مشہور قبیلہ اشعر سے تھا۔ اسی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اشعری مشہور ہوئے۔

سوال 142: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبول اسلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: مکّہ مکرّمہ میں اسلام کا سورج طلوع ہونے کی خبر سن کر حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ راہ حق کی تلاش کے لیے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد وہ اپنے خاندان کو دعوت دینے کے لیے یمن لوٹ گئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کوششوں سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبیلے کے پچاس افراد نے اسلام قبول کیا۔

سوال 143: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کارہائے نمایاں اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب: حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بصرہ اور کوفہ کا والی مقرر فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نہاوند اور اصفہان کے علاقے فتح کرکے اسلامی سلطنت میں شامل کیے۔ بصرہ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک نہر تعمیر کروائی جو "نہرِ ابی موسیٰ" کے نام سے مشہور ہے۔

سوال 144: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کب اور کتنے برس کی عمر میں وفات پائی؟

جواب: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ذوالحجہ کے مہینے میں 44 ہجری کو وفات پائی، وفات کے وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عمر تقریباً 61 سال تھی۔

سوال 145: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو عامل مقرر کرتے ہوئے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے یمن پر حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو عامل مقرر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا (صحیح مسلم: 4526)

ترجمہ: تم دونوں آسانی پیدا کرنا، مشکل میں نہ ڈالنا، خوش خبری دینا، دور نہ بھگانا، آپس میں اتفاق رکھنا اور اختلاف نہ کرنا۔

سوال 146: حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد اور والدہ کا نام لکھیں۔

جواب: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام عبد اللہ، کنیت ابو محمد اور ابو عبد الرحمٰن تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد کا نام عمرو بن العاص آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور والدہ کا نام ریطہ بنت منبہ تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا۔

سوال 147: حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زہد و تقویٰ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: زُہد و تقویٰ حضرت عبد اللہ عمرو بن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شخصیت کا نمایاں پہلو تھا۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی مصاحبت سے جو وقت باقی بچتا، وہ یادِ الٰہی میں گزارتے تھے۔ دن بھر روزے کی حالت میں رہتے اور رات عبادت میں گزارتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد نے بارگاہ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی راہبانہ زندگی کی شکایت کی تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو والد کی اطاعت کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا:

"عبد اللہ! روزے رکھو اور افطار کرو، نمازیں پڑھو اور آرام کرو، بیوی بچوں کا حق ادا کرو یہی میرا طریقہ ہے، جو میرے طریقے سے اعراض کرے گا وہ میری امت سے نہیں ہے" (صحیح بخاری: 6134)

سوال 148: حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اہل بیت اطہار سے محبت کا کوئی ایک واقعہ بیان کریں۔

جواب: حضرت رجاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں ایک مرتبہ جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، وہاں حضرت عبد اللہ بن عمرو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی موجود تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مسجد نبوی میں آتے ہوئے دیکھ کر کہا: "کیا میں تمھیں اس شخص کے بارے میں آگاہ نہ کروں جو آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا:

"وہ یہ ہیں جو تمھارے سامنے تشریف لا رہے ہیں یعنی حسین بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا۔"

سوال 149: حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی علم حدیث کے حوالے سے خدمات واضح کریں۔

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشادات وملفوظات کا ایک مجموعہ جمع کیا، جسے صحیفہ صادقہ کہا جاتا ہے، چناں چہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس میں سے دیکھ کر جواب دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما اس مجموعے کو نہایت عزیز رکھتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے تھے کہ یہ وہ صحیفہ حق ہے جس کو میں نے تنہا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے سن کر جمع کیا تھا۔

سوال150: حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے 65 ہجری میں فسطاط میں وفات پائی۔

سوال151: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعارف بیان کریں۔

جواب: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام عمرو، کنیت ابو اُمیّہ تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والد کا نام امیہ بن خویلد تھا۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آغاز اسلام میں مسلمانوں کے مخالف تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں مشرکین مکہ کی طرف سے شرکت کی اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ غزوۂ احد کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

سوال152: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قبولِ اسلام کے بارے میں تحریر کریں۔

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آغاز اسلام میں مسلمانوں کے مخالف تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں مشرکین مکہ کی طرف سے شرکت کی اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ غزوۂ احد کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

سوال153: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سفارت کاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: کسی بھی ملک کی خارجہ پالیسی میں سفارت کاری کو اہم حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ سفارت کاری کے ذریعے ہی سے دوسرے ممالک کے ساتھ معاشی اور سیاسی تعلقات استوار ہوتے ہیں 6 ہجری میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن اُمیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شاہ حبشہ نجاشی کے پاس اسلام کی دعوت کا خط دے کر بھیجا۔ اس خط میں نجاشی کو دعوت اسلام دینے کے علاوہ مہاجرین کی میزبانی کی سفارش اور حضرت ام حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے نام نکاح کا پیغام بھی شامل تھا۔ نجاشی نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

سوال154: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شجاعت و بہادری کے بارے میں مختصر تحریر کریں۔

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے ایک سریہ میں بھی شرکت کی۔ ابوسفیان کے حکم پر ایک اعرابی نے مسجدِ نبوی میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو نعوذ باللہ قتل کرنے کی کوشش کی۔

اس کے حملہ کرنے سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کا ارادہ بھانپ لیا اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اسے گرفتار کر لیا، چوں کہ اس سازش کا اصل محرک ابوسفیان تھا، لہٰذا نبی کریم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت سلمہ بن اسلم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ابوسفاین کا کام تمام کرنے کے لیے مکّہ مکرمہ بھیجا، لیکن وہاں پر قریش مکہ کو خبر ہونے کی وجہ سے یہ لوگ واپس نکل آئے۔ راستے میں ان لوگوں کی ملاقات عبداللہ بن مالک اور اور بنو ہذیل کے آدمی سے ہوئی، حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عبداللہ کا سر قلم کر دیا۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شجاعت و بہادری اور جرات و دلیری میں عربوں میں سے ممتاز تھے۔

سوال155: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات 60 ہجری میں حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دور حکومت میں ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی 20 احادیث کتابوں میں موجود ہیں۔

سوال156: حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا تعارف بیان کریں۔

جواب: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا نام شفا اور والد کا نام عبداللہ بن عبد شمس تھا۔ حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی والدہ کا نام فاطمہ بنت وہب تھا۔ حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا نکاح حضرت ابو حشمہ بن حذیفہ عدوی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہوا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا۔

سوال157: حضرت اُمِّ سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی خدمات بیان کریں۔

جواب: حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ انصار کی چند عورتوں اور خصوصاً حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو غزوات میں ساتھ رکھتے تھے۔ یہ خواتین لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں، غزوہ احد، غزوہ خیبر اور غزوۂ حنین میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے شرکت فرمائی۔ غزوۂ حنین میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ہاتھ میں خنجر لیے ہوئے تھیں، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا اس خنجر سے کیا کرو گی؟ بولیں اگر کوئی مشرک قریب آئے گا تو اس سے اس کا پیٹ چاک کر دوں گی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان جواب سن کر تبسم فرمانے لگے۔ حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے چند حدیثیں بھی مروی ہیں۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے مسائل دریافت کرتے تھے۔

سوال158: حضرت اُمِّ سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔

جواب: حضرت اُمِّ سُلیم رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہا کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم سے بہت محبت تھی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے ان ہاں پانی کی مشک سے مُنھ لگا کر پانی پیا تو انھوں نے مشک کا وہ ٹکڑا کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کر لیا، کیوں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے ہونٹ مبارک اس سے مس ہوئے تھے۔

سوال159: حضرت اُمِّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہا کا تعارف بیان کریں۔

جواب: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہا کا نام نسیبہ حارث تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہا کا تعلق انصار کے قبیلہ ابی مالک بن النجار سے تھا۔ حضرت اُمِّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہا ہجرت مدینہ سے قبل مسلمان ہوئیں۔

سوال160: حضرت اُمِّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہا غزوات میں کون سی خدمات انجام دیتی تھیں؟

جواب: حضرت اُمِّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہا عہد رسالت میں سات معرکوں میں شریک ہوئیں، جن میں وہ مردوں کے لیے کھانا پکاتیں، سامان کی حفاظت، مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

سوال161: صحابیات کے حالاتِ زندگی میں مسلمان خواتین کے لیے کیا سبق ہے؟

جواب: صحابیات کے حالاتِ زندگی میں مسلمان خواتین کے لیے یہ سبق ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے احکام کی روشنی میں گزاریں، زندگی کے مختلف شعبہ جات میں نمایاں کردار ادا کریں۔ اور ملک و ملت کا نام روشن کریں۔

سوال162: حضرت ابو القاسم قشیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا نام عبد الکریم تھا۔ اپنے آباو اجداد میں ایک بزرگ قشیر کی وجہ سے قشیری معروف ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی کنیت ابو القاسم ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی پیدائش ۹۸۶ میں ایران کے علاقے نیشاپور کے قریب استوا نامی بستی میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے بچپن ہی میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے وفات پا گئے۔

سوال163: رسالہ قشیریہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: تصوّف میں حضرت امام قشیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی تصنیف "رسالہ قشیریہ" ایک ایسا مختصر اور جامع رسالہ ہے، جس میں تصوّف کے تمام پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے، جس کی ابتدا میں تصوف کے عقائد بیان کیے گئے ہیں، اس کے بعد 83 صوفیہ کرام کے حالات قلم بند کیے گئے ہیں۔

سوال164: حضرت امام قشیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی وفات کب ہوئی؟

جواب: امام قشیری کی وفات 1072 عیسوی میں نیشاپور میں ہوئی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو آپ کے مرشد ابو علی دقاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

سوال165: حضرت علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے حضرت ابو القاسم قشیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: حضرت علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ "کشف المحجوب" میں امام قشیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ متاخرین صوفیہ کے امام ہیں، جو اپنے زمانے میں یکتا اور قدر و منزلت میں ارفع و اشرف تھے۔ ہر فن میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے اوصاف موجود ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی محققانہ تصانیف بہت زیادہ ہیں۔

سوال166: حضرت شیخ فرید الدین عطار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی تصنیف پندنامہ کے موضوعات تحریر کریں۔

جواب: 'پندنامہ' میں جن موضوعات پر آپ نے لکھا ہے، ان کی ترتیب اس طرح ہے: حمد باری تعالیٰ و نعت رسول مقبول، ائمہ دین اور مجتہدین کی فضیلت، نفس کی بجائے احکاماتِ الٰہیہ کی تابع فرمانی، خاموشی کے فوائد، ریاکاری سے اجتناب، اخلاق حسنہ، اہل سعادت کے ساتھ بیٹھنے کے فوائد، سکون و عافیت کے اسباب، عجز و انکسار، ذکر کے فوائد اور غصے کے نقصانات اور زندگی کو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت سمجھنا، نیز مذکورہ تعلیمات سے ان حضرات کی معاشرتی و روحانی خدمات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

سوال167: حضرت شیخ فرید الدین عطار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: آپ ایران کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام ابو حمید تھا، لیکن قلمی نام فرید الدین سے مشہور ہوئے۔ عطار کا لقب آپ کے پیشے کی وجہ سے مشہور ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ خوش بو اور ادویہ سازی کے ماہر تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے مطب سے سیکڑوں لوگ روزانہ دوا لے کر جاتے تھے۔

سوال168: حضرت شیخ فرید الدین عطار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی تصانیف کے نام لکھیں۔

جواب: حضرت شیخ فرید الدین عطار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی اسلامی کتب درج ذیل ہیں:

- تذکرۃ الاولیا
- پندنامہ
- منطق الطیر

سوال169: حضرت فرید الدین عطار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے کب وفات پائی؟

جواب: 1221ء میں تاتاریوں کے ہنگاموں کے دوران میں 114 سال کی عمر میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی شہادت ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا مزار مبارک نیشاپور میں واقع ہے۔

سوال170: حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا تعارف بیان کریں۔

جواب: برّصغیر پاک وہند میں سلسلہ چشتیہ کے معروف صوفی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ اہل بیت کے چشم وچراغ ہیں۔ آپ کا نام محمد نظام الدین، والد کا نام احمد بخاری، سلطان الاولیا اور محبوب الٰہی مشہور القابات ہیں۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے آباواجداد بخارا سے ہجرت کرکے بدایون آباد ہوئے، وہیں بدایون میں 1237ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ پانچ برس کی عمر میں آپ کے والد کا وصال ہوا۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے والد بدایون کے قاضی تھے۔

سوال171: **حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے کوئی سے تین ملفوظات تحریر کریں۔**

جواب: آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے ملفوظات سے تذکیہ نفس اور روحانی آثار واضح ہیں۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ:

- کچھ ملے تو جمع نہ کرو، نہ ملے تو فکر نہ کرو
- کسی کی بُرائی نہ کرو، بلاضرورت قرض نہ لو
- ظلم کے بدلے عطا کرو

سوال172: **حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی معاشرتی اور روحانی خدمات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

جواب: آپ نے پوری زندگی طلب علم، عبادات، ریاضت ومجاہدہ اور لوگوں کی تربیت واصلاح میں گزار دی، آپ متقی، پرہیزگار، صاحب سخاوت وایثار، دل جوئی کرنے والے، عفو ودرگزر سے کام لینے والے، حلیم وبردبار اور حسنِ سلوک کے پیکر تھے، جس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک شخص آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا سخت مخالف تھا اور آپ کو بُرا بھلا کہتا رہتا تھا لیکن اس کے فوت ہوجانے پر آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ اس کے جنازہ میں تشریف لے گئے اور دعا کی کہ اے اللہ اس شخص نے جو کچھ بھی مجھے کہا، یہ میرے ساتھ کیا ہے، میں اس کو معاف کرتا ہوں۔

ہر صوفی بزرگ کی طرح آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے بھی اللہ تعالیٰ کی خدمت کی اور برصغیر کے معاشرے کو سدھارنے میں اہم کردار ادا کیا، ہزاروں کی تعداد میں فقرا ومساکین آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے لنگر خانے سے کھانا کھاتے، آپ نے لوگوں کی راہ نمائی کے لیے اخلاص اور تقویٰ سے بھرپور شخصیات تیار کیں، ان میں شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ، امیر خسرو رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ اور حضرت امیر حسن سجزی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے نام سرفہرست ہیں۔

سوال173: **حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے کب وفات پائی؟**

جواب: آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے 1324ء میں وفات پائی۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا مزار ہندوستان میں ہے۔

سوال174: **امام شاطبی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔**

جواب: آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ 538 ہجری کو اندلس کے قصبے شاطبہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے قرآن پاک کی قراءت کی تعلیم شاطبہ میں حاصل کی۔ قرآن پاک حفظ کیا اور حدیث وفقہ کا کچھ حصہ پڑھا اور شاطبہ کی مساجد میں منعقد ہونے والے علم کے حلقوں میں شریک ہوئے۔ بچپن سے آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا میلان علم قراءت کی طرف تھا، یہ علم آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے ابو عبداللہ محمد بن ابی العاص النفری رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ سے حاصل کیا۔ مزید تعلیم کے لیے قریبی شہر بلنسیہ تشریف لے گئے۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ 590 ہجری کو بیت المقدس تشریف لے گئے۔ قبلہ اوّل کی زیارت کے بعد امام صاحب رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ دوبارہ مدرسہ فاضلیہ قاہرہ میں لوٹ آئے اور تعلیم وتدریس کے فرائض انجام دینے لگے۔

سوال175: **امام شاطبی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف کے نام تحریر کریں۔**

جواب: آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف میں الاعتقاد فی اھل البدع والضلالات، الموافقات فی اصول الشریعۃ (علم فقہ میں یہ ایک بہت ہی عمدہ کتاب ہے) اور کتاب المجالس وغیرہ شامل ہیں۔

سوال176: **امام شاطبی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی وفات کب ہوئی؟**

جواب: امام شاطبی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ 590 ہجری کو قاہرہ میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ آپ کی نماز جنازہ مشہور علام علّامہ عراقی نے پڑھائی۔

سوال177: **امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔**

جواب: آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا اصل نام عبدالرحمٰن، کنیت ابوالفضل اور لقب جلال الدین تھا۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی پیدائش مصر کے قدیم قصبے اَسیُوط میں ۸۴۹ ہجری میں ہوئی۔ اسی نسبت سے آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کو سُیُوطِیُ کہا جاتا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی نے 8 سال کی عمر میں شیخ کمال الدین ابن الھمام حنفی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی خدمت میں رہ کر قرآن مجید حفظ کیا۔ اس کے بعد شیخ شمس سیر امی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ اور شمس فرومانی حنفی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی شاگردی میں رہے اور ان دونوں حضرات سے متعدّد کتب پڑھیں۔

سوال178: **امام سیوطی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی کوئی سی دو تصانیف تحریر کریں۔**

جواب: آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ ایک شہرہ آفاق مفسر، محدث، فقیہ اور مورخ تھے۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی کتب کی تعداد 500 سے زائد ہے۔ "تفسیر جلالین اور تفسیر در منثور" کے علاوہ قرآنیات پر آپ کی کتاب "الاتقان فی علوم القرآن" علما میں کافی مقبول ہے۔ تاریخ اسلام پر تاریخ الخلفا امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی مشہورِ زمانہ تصنیف ہے۔

سوال179: **امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے حج کے موقع پر کیا دُعا مانگی؟**

جواب: آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا ہے کہ حج کے موقع پر میں نے آبِ زمزم پیا اور اُس وقت یہ دعا مانگی کہ علم فقہ میں مجھے علامہ بلقینی اور حدیث میں علامہ ابن حجر عسقلانی کا رتبہ مل جائے، چناں چہ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف اور آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی علمی شان اس کی شاہد ہے کہ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی یہ دعا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے خود فرمایا کہ: "مجھے دو لاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر مجھے اس سے زیادہ ملتیں تو ان کو بھی یاد کرتا۔

http://www.pakguess.com

سوال180: امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ اپنے علم کے بارے میں کیا فرماتے تھے؟

جواب: علامہ سیوطی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے مجھے سات علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع میں کمال عطا فرمایا ہے۔

سوال181: امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی وفات کب ہوئی؟

جواب: علامہ سیوطی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے 19۔جمادی الاول 911 ہجری میں وفات پائی۔ علامہ سیوطی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کو دنیاوی مال و دولت سے محبت نہ تھی۔

سوال182: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا پورا نام کیا تھا؟

جواب: علامہ ابنِ خلدون رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ عالم اسلام کے مشہور و معروف مُؤرّخ، فقیہ، فلسفہ اور سیاست دان تھے۔ ان کا مکمل نام ابو زید عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن خلدون تھا۔ وہ تیونس میں پیدا ہوئے اور تعلیم سے فراغت کے بعد تیونس کے سلطان ابو عنان کے وزیر مقرر ہوئے۔

سوال183: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی وجہ شہرت کیا ہے؟

جواب: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا سب بڑا علمی کارنامہ مقدمہ ابن خلدون کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مقدمی تاریخ، سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا گراں مایہ خزانہ ہے اور یہی آپ کی وجہ شہرت ہے۔

سوال184: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے افکار تحریر کریں۔

جواب: ان کا سب سے بڑا علمی کارنامہ مقدمہ ابن خلدون کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مقدمہ تاریخ، سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا گراں مایہ خزانہ ہے۔

سوال185: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی علمی خدمات پر نوٹ لکھیں۔

جواب: ابن خلدون رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی علمی خدمات کو تین مختلف پہلوؤں پر جانچا جاتا ہے، اول: مُؤرّخ و تاریخ نویس کی حیثیت سے، دوم: فلسفہ و تاریخ کے بانی کی حیثیت سے اور سوم: عمرانیات کے امام اور ماہر کی حیثیت سے۔ ابن خلدون رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کو تاریخ اور فلسفۂ تاریخ اور عمرانیات (سوشیالوجی) کا ماہر تسلیم کیا جاتا ہے۔

سوال186: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی مشہور تصانیف کے نام لکھیں۔

جواب: علامہ ابن خلدون کی مشہور تصانیف درج ذیل ہیں:

- کتاب العبر
- مقدمہ ابن خلدون

سوال187: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے کب وفات پائی؟

جواب: علامہ ابن خلدون نے تیونس اندلس اور مصر میں عمر گزاری۔ چوہتّر (74) برس کی عمر 808ھ میں قاہرہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ علامہ ابنِ خلدون ایک خاص طرزِ تحریر کے حامل فرد تھے۔ آپ کی تحریروں میں ادب کا غلبہ تھا، جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی دل چسپی کا باعث بنیں۔

سوال188: خود اعتمادی و خود انحصاری کا مفہوم تحریر کریں۔

جواب: خود اعتمادی اور خود انحصاری کا لفظی معنیٰ اپنے آپ پر اعتماد اور انحصار کرنا ہے۔ اصطلاحی طور پر اپنی صلاحیتوں کو پہچاننا، ان کا ادراک کرنا اور اپنی قوت و طاقت پر بھروسا کرنا اپنی قوت و طاقت پر بھروسا کرنا خود انحصاری کہلاتا ہے۔ خود اعتمادی اور خود انحصاری بہترین وصف کا نام ہے۔ جو بھی شخص بڑے کام انجام دینا چاہتا ہے، اس میں اعتماد کا ہونا بہت ضروری ہے۔ خود اعتمادی انسان کا وہ وصف اور طرزِ عمل ہے جو انسان کے لئے عظیم مقاصد کا حصول ممکن بنا دیتا ہے۔

سوال189: خود اعتمادی و خود انحصاری کے دو معاشرتی فوائد تحریر کریں۔

جواب: خود اعتمادی و خود انحصاری کے دو معاشرتی فوائد درج ذیل ہیں:

- خود اعتمادی و خود انحصاری انسان کے اندیشوں، خوف اور شک کو دور کر کے انسان میں اعتماد اور اُمید پیدا کرتی ہے۔
- خود اعتمادی و خود انحصاری انسان کی جد وجہد کوشش اور کامیابی کے امکانات کو روشن کر دیتی ہے۔

سوال190: خود انحصاری کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: خود انحصاری کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ

ترجمہ: جب آپ (کسی بات کا) عزم کر لیں تو اللہ پر توکّل کیجئے۔

سوال191: خود اعتمادی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے اہل علم کی قرآن مجید میں جو صفات ذکر کی ہیں، ان میں ایک توکل علی اللہ بھی ہے۔ اہل ایمان پر جب مشکلات آتی ہیں تو وہ کم ہمت نہیں ہوتے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے خوف کا شکار نہیں ہوتے، بلکہ ہمت اور حوصلے سے مشکلات کا سامنا کرتے ہیں اور اپنے ربّ پر توکل کرتے ہیں۔

سوال192: اس سبق سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: ہمیں زندگی میں بعض اوقات مشکلات اور مالی تنگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کاروبار میں نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ایسے مواقع پر خود انحصاری سے کام لیں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے مشکلات سے نکلنے کی کوشش کریں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی صلاحیتوں پر اعتماد کرتے ہوئے محنت اور جدوجہد کو اپنا شعار بنائیں تاکہ ہم کامیابی کی منزل تک پہنچ سکیں۔

سوال193: جسمانی ریاضت سے کیا مراد ہے؟

جواب: ورزش ایک ایسا عمل ہے، جس سے انسانی جسم صحت مند رہتا ہے۔ ورزش کا ایک طریقہ کھیل کود ہے، چناں چہ اسلام ایسے تمام کھیلوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، جس سے انسانی جسم صحت مند رہتا ہے اور اس کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے گھڑ سواری، نیزہ بازی، تیر اندازی، دوڑ، کشتی اور تیراکی وغیرہ کی ترغیب دی ہے۔ یہ تمام کھیل جسمانی ریاضت میں شمار ہوتے ہیں، جن سے انسان کی جسمانی و ذہنی صحت بہتر ہوتی ہے۔

سوال194: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کون سے کھیلوں کی ترغیب دی ہے؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے درج ذیل کھیلوں کی ترغیب دی ہے:

- گھڑ سواری
- نیزہ بازی
- تیر اندازی
- دوڑ
- کشتی
- تیراکی

سوال195: جسمانی ورزش کے ہمارے جسم پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: اسلام ایسے تمام کھیلوں اور ورزشوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، یوں کہ جسمانی ریاضت اور ورزش انسان کے ذہن و جسم پر بہت اچھے اثرات مُرتّب کرتی ہے۔ ورزش سے انسانی جسم میں بیماریوں کا خطرہ کم ہو جاتا ہ۔ ورزش انسانی جسم میں بیماری کے خلاف قوتِ مدافعت میں اضافہ کرتی ہے۔ ورزش کرنے سے ذہن و دماغ پر نہایت اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس کی وجہ سے انسان کے جسم کے پٹھے اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔

سوال196: کن دو چیزوں کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بڑی نعمت قرار دیا ہے؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

"دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے اور وہ صحت اور فراغت ہیں۔" (صحیح البخاری: 6412)

سوال197: ہمیں اپنی جسمانی و ذہنی صحت کو بہتر بنانے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم ورزش اور کھیلوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ کھیلوں میں حصہ لینے سے ہماری زندگی میں برداشت، پابندیِ وقت اور نظم و ضبط پیدا ہوگا اور اس کے ہماری زندگی پر نہایت خوش گوار اثرات مرتب ہوں گے۔

انشائیہ سوالات

4۔ درج ذیل میں سے کسی دو اجزاء کے جوابات تحریر کیجئے:

حضرت عبداللہ بن عمرو کی علمی خدمات تحریر کیجئے۔

گواہی سے کیا مراد ہے؟ سچی اور جھوٹی گواہی کے اثرات بیان کریں۔

حضرت شفا بنت عبد اللہ (رضی اللہ عنھا) کا تعارف اور رسول اللہ (ﷺ) سے ان کی محبت کا احوال لکھیں۔

حضرت ابوالقاسم قشیری کی تصوف سے متعلق تعلیمات تحریر کیجیے۔

جسمانی و ذہنی صحت کی اہمیت تحریر کیجیے۔

علامہ ابن خلدون کے حالات زندگی اور علمی خدمات تحریر کیجیے۔

حضرت ام عطیہ کی سیرت اور خدمات تحریر کیجیے۔

حضرت ام سلیم بیا کا تعارف اور دعوت رسول اللہ صلی امام کی تفصیل بیان کیجئے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی کی سماجی اور روحانی خدمات تحریر کیجیے۔

امام جلال الدین سیوطی کا تعارف اور علمی خدمات پر نوٹ لکھیں۔

5- درج ذیل حدیث کا ترجمہ اور مختصر تشریح لکھئے:

مَنْ لَّمْ يَرْحَمُ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفُ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا
الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ.
أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَخِيَارُهُمْ خِيَارُهُمْ لِنِسَائِهِمْ -
كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ : دَمُهُ، وَمَا لُهُ، وَعِرْضُهُ
مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَ يُنْسَأَلَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلُ رَحِمَةً .

6۔ درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجئے:

آسمانی کتابوں اور ملائکہ پر ایمان تفصیل سے تحریر کیجیے۔

فتح مکہ کے اسباب اور اثرات تحریر کیجیے۔

روزے کے انسانی زندگی پر اثرات تحریر کیجئے۔

فتح مکہ کے اسباب تحریر کیجئے۔

عہد صحابہ کرام کی ایم میں جمع وتدوین قرآن مجید پر نوٹ تحریر کیجئے۔

حسد کے نقصانات پر تفصیلی نوٹ لکھئے۔

حضور ﷺ کے اخلاق کے نمایاں پہلو تحریر کیجیے۔

فرشتوں پر ایمان لانے کی اہمیت تحریر کیجئے اور اس کے انسانی زندگی پر اثرات تحریر کیجئے۔

حسد کی مذمت کے بارے میں قرآن وسنت کی تعلیمات کی روشنی میں وضاحت کیجئے۔

نماز کے فوائد و ثمرات پر نوٹ لکھئے۔

نبی کریم ﷺ کے ذوق عبادت اور خشوع و خضوع پر روشنی ڈالیں۔

http://www.pakguess.com